عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختمِ نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد:۲۹ | ۲۳تا۳۰صفر المظفر ۱۴۳۱ھ مطابق ۸تا۱۵فروری ۲۰۱۰ء | شمارہ:۶

یومِ حساب سے پہلے محاسبہ کی ضرورت

تذکرۂ امامِ اعظم ابو حنیفہؒ

تفسیرِ قرآن کے نام پر تحریف

قادیانی سازش ہوشیار باش

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.com.pk
Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.
http://www.khatm-e-nubuwwat.

مولانا سعید احمد جلال پوری

تنخواہ ذاتی ملکیت ہے

اختر منیر حقی، لکی مروت

س:...... میں اور محمد سہیل دسمبر ۲۰۰۶ء میں فرنٹیر کور بلوچستان سے بطور پولیس ڈیوٹی ہیٹی گئے، وہاں ہیٹی میں اقوام متحدہ کی نگرانی میں پولیس ڈیوٹی سرانجام دی اور یکم فروری ۲۰۰۸ء کو ہم واپس پاکستان بخیر و عافیت آگئے۔ ہمارا یہ مشن ٹوٹل تیرہ مہینے رہا، تیرہ مہینوں میں سے آٹھ مہینوں کی تنخواہ مل چکی ہے اور پانچ مہینوں کی تنخواہ باقی ہے۔ اب آپ سے اس مسئلے کا حل پوچھنا چاہتا ہوں کہ اسلامی اصولوں کے مطابق اس پیسوں میں سے ہمارے بہن بھائیوں اور چچا کا کل کتنا حصہ بنتا ہے؟ جواب تحریر فرمایئے؟

ج:...... وہ تنخواہ آپ کی ذاتی ملکیت ہے، آپ کی مرضی اس میں سے کسی کو کچھ دیں یا نہ دیں، آپ سے کوئی مطالبہ کا حق دار نہیں ہے۔

محض شک کی بنا پر پانی ناپاک سمجھنا

محمد سلیم، کراچی

س:...... غسل فرض ہو چکا ہے، بالٹی میں تھوڑا سا پانی پڑا ہے، یقین نہیں ہے کہ اس میں بغیر دھلے ہاتھ ڈال دیئے گئے ہوں، اوپر سے ٹونٹی کے ذریعے پانی ڈال دیا، تو کیا ایسی صورت میں ایسے پانی سے غسل ہو جائے گا؟

ج:...... محض شک کی بنیاد پر اس پانی کو ناپاک نہ سمجھا جائے بلکہ اس کو پاک تصور کر کے اس سے غسل کیا جا سکتا ہے۔

سودی قرض سے چھٹکارا

س:...... زید نے سود پر قرض لیا تاکہ وہ دوسرے قرضوں کو ادا کر سکے، وہ پیسہ اس نے ایسے ہی فضول خرچیوں میں اڑا دیا، ابھی قرض واپس کرنے کے لئے رقم نہیں، پریشانی اور بے چینی ہے، نماز وغیرہ اس لئے نہیں پڑھتا کہ اب نماز قبول بھی نہیں ہوگی، کیونکہ سود حرام ہے؟ برائے مہربانی کوئی وظیفہ بھی بتادیں اور خصوصی دعا بھی کریں، اللہ رب العزت تمام قسم کی مشکلات دور فرمائے اور مسائل حل فرمائے، غیب سے مدد فرمائے۔

ج:...... توبہ و استغفار کر کے نماز ادا کیا کریں اور "اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ" رات کو ایک تسبیح پڑھا کریں۔

انجکشن کا روزہ پر اثر

س:...... کیا انجکشن لگوانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟ چاہے وہ انجکشن ورید میں ہو یا عضلات میں؟

ج:...... انجکشن سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

نماز کے لئے حی علی الفلاح پر کھڑے ہونا

س:...... فقہ حنفی کے نزدیک جب تکبیر کہی جاتی ہے تو حی علی الفلاح پر اٹھنا چاہئے؟ قرآن وسنت سے وضاحت فرمائیں۔

ج:...... یہ ضعفاء، بوڑھوں اور کمزوروں کے لئے نماز کے لئے اٹھنے کی آخری حد ہے، اس سے قبل صفوں کو سیدھا کرنے کے لئے کھڑا ہونا چاہئے۔

قادیانیوں سے میل جول رکھنا

س:...... قادیانیوں کے ساتھ میل جول رکھنا، شرعاً جائز یا ناجائز ہے؟ جب کہ ایک ہی دفتر میں کام کرتے ہوں اور کیا عیسائی، ہندو، سکھ، غیر مسلم کے ساتھ ایک ہی پلیٹ میں کھانا کھا سکتے ہیں یا کہ نہیں؟

ج:...... قادیانی چونکہ زندیق ہیں، اس لئے ان سے میل جول جائز نہیں ہے، اس لئے ان سے قطع تعلق کیا جائے، دوسرے کافروں کے ساتھ اگر یقین ہو کہ کھانا پاک ہے تو کھا سکتے ہیں۔

Powered by: www.khatm-e-nubuwwat.info

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

ملتان

مجلسِ ادارت

مولانا سعید احمد جلالپوری — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
علامہ احمد میاں حمادی — مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی
مولانا سید سلیمان یوسف بنوری — مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۲۹ ۲۳تا۳۰صفر المظفر ۱۴۳۱ھ مطابق ۸تا۱۵ فروری ۲۰۱۰ء شمارہ:۶

سرپرست
حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا اللہ وسایا

معاون مدیر
عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

تزئین و آرائش
محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

تفسیر قرآن کے نام پر تحریف.....	۵	مولانا سعید احمد جلال پوری
یوم حساب سے پہلے محاسبہ کی ضرورت	۸	مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
اسلام اور مرزائیت کا تقابلی مطالعہ (۲)	۱۳	مولانا غلام رسول دین پوری
تذکرہ امام اعظم ابوحنیفہؒ	۱۷	مرسلہ مولانا عبداللطیف تونسوی
ہجرت کا سفر	۱۹	مولانا محمد احمد
خبروں پر ایک نظر	۲۲	ادارہ

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

زر تعاون بیرون ملک

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۵ ڈالر

زر تعاون اندرون ملک

فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۴۵۰ روپے

چیک - ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں۔

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat(Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, 34234476 Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۴۵۱۴۱۲۲-۴۵۸۳۴۸۶ فیکس: ۴۵۴۲۲۷۷
Hazori Bagh Road Multan
Ph:4583486-4514122 Fax:4542277

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سید شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

درسِ حدیث — گزشتہ سے پیوستہ

قیامت کے حالات

حشر کا بیان

بعض حضرات فرماتے ہیں: اس سے منافقین مراد ہیں، اور بعض نے کہا: اس سے اہلِ کبائر یا اہلِ بدعت مراد ہیں۔ صحیح بخاری (ج:۲ ص:۹۷۵) میں ہے کہ حضرت ابن ابی ملیکہ تابعی رحمہ اللہ جب اس حدیث کو روایت کرتے تو یہ دعا کیا کرتے تھے:

"اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِکَ اَنْ نَّرْجِعَ عَلٰٓی اَعْقَابِنَا اَوْ نُفْتَنَ عَنْ دِیْنِنَا۔" (صحیح بخاری ج:۲ ص:۹۷۵)

ترجمہ:... "اے اللہ! ہم اس بات سے آپ کی پناہ چاہتے ہیں کہ ہم اُلٹے پاؤں لوٹ جائیں، یا اپنے دین کے معاملے میں فتنے میں مبتلا ہوجائیں۔"

اور صحیح بخاری کے حاشیہ میں علامہ قسطلانی رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے کہ ہمارے علماء نے فرمایا ہے کہ: وہ تمام لوگ جو دین سے پھر گئے یا انہوں نے دین میں ایسی بات ایجاد کی جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک ناپسندیدہ تھی اور جس کی اجازت نہیں تھی، یہ لوگ حوضِ کوثر سے ہٹادیئے جائیں گے اور اس سے دُور رکھے جائیں گے، ان میں سرفہرست وہ لوگ ہیں جو مسلمانوں کی جماعت کے خلاف رہے، جیسے خارجیوں، رافضیوں اور معتزلیوں کے تمام فرقے، کیونکہ یہ سب لوگ دین کو بدلنے والے ہیں۔ اسی طرح وہ ظالم ومسرف جو جور وستم کے مرتکب تھے حق کو مٹاتے اور اہلِ حق کو قتل کرتے اور لوگوں کو گمراہ کرتے تھے۔ نیز جو لوگ کبیرہ گناہوں کا علانیہ ارتکاب کرتے اور گناہوں کو ہلکی چیز سمجھتے تھے، یہ لوگ بھی حوضِ کوثر سے محروم رہیں گے۔

"اَللّٰھُمَّ لَا تَمْکُرْ بِنَا عِنْدَ الْخَاتِمَةِ وَاجْعَلْنَا مِنَ الْفَائِزِیْنَ الَّذِیْنَ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ، وَاسْقِنَا مِنْ حَوْضِ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ!"

ترجمہ:... "یا اللہ! ہمارا خاتمہ بالخیر فرمایئے، اور ہمیں ان کامیاب لوگوں میں سے بنادیجئے جن پر نہ کوئی خوف ہوگا، اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ اور ہمیں ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حوضِ کوثر سے سیراب کیجئے، برحمتک یا ارحم الراحمین!"

۲:... "حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ نَا بَهْزُ بْنُ حَکِیْمٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: اِنَّکُمْ تُحْشَرُوْنَ رِجَالًا وَّرُکْبَانًا، وَتُجَرُّوْنَ عَلٰی وُجُوْهِکُمْ. وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ." (ترمذی ج:۲ ص:۶۵)

ترجمہ:... "بہز بن حکیم اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا (حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: تم لوگوں کو جمع کیا جائے گا پیدل اور سوار، اور تم کو گھسیٹا جائے گا چہروں کے بل۔"

مطلب یہ ہے کہ لوگوں کا حشر تین طرح سے

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید

ہوگا، بعض کا پاپیادہ، بعض کا سواریوں پر اور بعض کو چہرے کے بل پر گھسیٹ کر میدانِ محشر میں لایا جائے گا۔ پہلی جماعت عام موٴمنین کی ہوگی، دُوسری جماعت سابقین ومقربین کی ہوگی، اور تیسری جماعت کفار کی۔ یہی مضمون حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"یُحْشَرُ النَّاسُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ ثَلَاثَةَ اَصْنَافٍ، صِنْفًا مُشَاةً، وَصِنْفًا رُکْبَانًا، وَصِنْفًا عَلٰی وُجُوْهِهِمْ. قِیْلَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! کَیْفَ یَمْشُوْنَ عَلٰی وُجُوْهِهِمْ؟ قَالَ: اِنَّ الَّذِیْ اَمْشَاهُمْ عَلٰی اَقْدَامِهِمْ قَادِرٌ عَلٰی اَنْ یُّمْشِیَهُمْ عَلٰی وُجُوْهِهِمْ، اَمَا اِنَّهُمْ یَتَّقُوْنَ بِوُجُوْهِهِمْ کُلَّ حَدَبٍ وَّشَوْکٍ." (ترمذی ج:۲ ص:۱۴۲)

ترجمہ:... "قیامت کے دن لوگوں کو تین گروہوں کی شکل میں جمع کیا جائے گا، ایک گروہ کو پیدل، دُوسرے کو سواریوں پر اور تیسرے کو منہ کے بل۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! وہ منہ کے بل کیسے چلیں گے؟ فرمایا: جس نے ان کو قدموں پر چلایا، وہ اس پر بھی قادر ہے کہ انہیں منہ کے بل چلائے۔ آگاہ رہو کہ وہ اپنے چہروں کے ذریعے ہر بلندی اور کانٹے سے بچاؤ کریں گے۔" (ترمذی ج:۲ ص:۱۴۲)

☆☆......☆☆

اداریہ

مولانا سعید احمد جلال پوری

تفسیر قرآن کے نام پر تحریف

قادیانی سازش .... ہوشیار باش!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی!

ہمارے ایک بہت ہی کرم فرما اور شعبہ تعلیم سے منسلک پروفیسر مراد علی صاحب گزشتہ دنوں تشریف لائے اور انہوں نے اپنی پریشانی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ میرے محلے کے ایک اچھے دین دار کتب فروش ہیں، میں ان سے کتابیں وغیرہ خریدتا رہتا ہوں، ایک دن ان کے پاس گیا تو وہاں میجر ریٹائرڈ محمد نذیر بھٹی کی مرتبہ ”خلاصہ تفسیر قرآن مجید“ نظر آئی اسے کئی جگہ سے پڑھ کر دیکھا تو اندازہ ہوا کہ یہ کسی ملعون قادیانی کی کارستانی ہے، چنانچہ میں نے ان صاحب کو اس طرف متوجہ کیا تو انہوں نے کہا: میں اس کتاب اور اس کے مرتب کو جانتا ہوں اور نہ ہی میں نے یہ کتاب پڑھی ہے، البتہ ایک مسلمان تقسیم کار نے دوسری کتابوں کے ہمراہ یہ بھی دے دی تو میں نے ایک مسلمان پر اعتماد کرتے ہوئے اسے اپنے کتب خانہ پر رکھ لیا، تاہم اگر یہ کسی قادیانی کی ہے، یا اس میں قادیانیت کی تائید کے مضامین ہیں، تو میں اس کو نہ صرف یہ کہ فروخت نہیں کروں گا بلکہ ابھی شیلف سے اٹھا کر رکھ دیتا ہوں، جیسے ہی وہ صاحب آئیں گے ان کو واپس کردوں گا۔

اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے پروفیسر صاحب کو جنہوں نے تھوڑی سی ہمت کر کے نہ صرف اس کتب فروش کو بلکہ علاقہ بھر کے مسلمانوں کے دین وایمان کو بچانے کا انتظام کردیا۔ موصوف نے صرف اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ اس کتاب کا ایک نسخہ خرید کر میرے پاس لے آئے اور کہا کہ: اس کا مطالعہ کر کے مسلمانوں کو قادیانیوں کی اس ارتدادی سازش سے آگاہ کریں کہ: وہ اسلام کے نام پر کفر، تفسیر کے نام پر تحریف اور قرآن کے نام پر مخالفت قرآن کے مضامین پر مشتمل ”خلاصہ تفسیر قرآن“ نامی کتاب سے بچیں۔

مختصر یہ کہ اس کتاب کے مطالعہ سے اندازہ ہوا کہ میجر (ریٹائرڈ) محمد نذیر بھٹی، سڑا ہوا قادیانی ہے، اور وہ اس کتاب کے ذریعے غیر محسوس طور پر سیدھے سادے مسلمانوں کے اذہان بلکہ ان کے دین وایمان کو بگاڑنا چاہتا ہے، چنانچہ اس نے اپنی اس نام نہاد کتاب: ”خلاصہ تفسیر“ کے شروع میں ”عرض حال“ کے صفحہ ب پر اپنے اور اس کتاب کے قادیانی افکار کی ترجمان ہونے کو نہایت وضاحت وصراحت سے لکھا ہے، چنانچہ وہ لکھتا ہے:

”اس مجموعہ کی تیاری میں، میں نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی اکثر اردو تحریرات اور حضور کے خلفاء کی تفاسیر سے استفادہ کیا ہے....“ (ص:ب)

اس کے علاوہ بھی نذیر بھٹی نے اپنی کتاب میں جگہ جگہ قادیانی عقائد کے اثبات کے لئے بھرپور زور لگایا ہے، مثلاً:

۱:......وہ مرزا غلام احمد قادیانی کی خانہ زاد غیر تشریعی نبوت کے اجرا کو بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے:

''نبوت دو قسم کی ہوتی ہے، تشریعی اور غیر تشریعی، تشریعی نبوت حضرت نبی کریم کی ذات کے ساتھ اختتام کو پہنچ چکی ہے، جبکہ غیر تشریعی نبوت کا سلسلہ اب بھی جاری ہے اور آئندہ بھی اگر اللہ تعالیٰ کو ضرورت ہوئی تب بھی جاری رہ سکتی ہے۔'' (ص:۴۹)

۲:......قرآن وسنت اجماع امت سے ثابت شدہ پوری امت کا قطعی عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اسی جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر اٹھالیا ہے، وہ آسمان پر زندہ ہیں اور قرب قیامت میں دوبارہ تشریف لائیں گے، مگر اس کے برعکس مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے کہ قرب قیامت میں آنے والے مسیح کا مصداق میں ہوں، اس لئے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پاچکے ہیں، مرزا غلام احمد قادیانی کے اس ملعون عقیدہ کو ثابت کرنے کے لئے محمد نذیر بھٹی اپنی کتاب کے دو صفحات کالے کرتے ہوئے لکھتا ہے:

''حیات و وفات مسیح، مسلمانوں کے درمیان ایک اچھا خاصہ قابل نزاع مسئلہ بن چکا ہے، جس کی وجہ قرآنی آیات کی حسب ضرورت تاویلیں کرلینا ہے۔ یہ دو قرآنی الفاظ ''متوفیک توفیتنی'' اور ''رافعک'' کی وجہ ہے، یہ الفاظ سورۂ آل عمران (۳:۵۶) اور سورۃ المائدہ (۵:۱۱۸) میں بالترتیب استعمال ہوئے ہیں، ان کا مصدر توفی ہے، لفظ توفی کے سیدھے سادھے اور صحیح معنی ''وفات دے دی یا روح قبض کرلی'' کے ہیں اور لفظ رفع کے معنی ''بلند کرنے کے ہوتے ہیں...'' علماء لفظ ''توفیتنی'' کے معنی ''پورا پورا قبضہ میں لے لیا تو نے مجھ کو'' یا ''روح و جسم کے ساتھ قبضہ میں لے لیا تو نے مجھے'' اس لئے کرتے ہیں کہ انہیں رفع کے معنی درجات بلند کرنے پر مجبور نہ ہونا پڑے، یا ''اپنی طرف اٹھالینے والا ہوں تجھ کو'' کے معنی کرنے میں دشواری نہ ہو....'' (۴۷)

حالانکہ دنیا جانتی ہے اور یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات و وفات کے ثبوت اور عدم ثبوت کے ساتھ مرزا غلام احمد قادیانی کی مسیحیت کا کیا تعلق؟ اگر بالفرض قرآن وحدیث یا اسلاف امت سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات یا عدم رفع کا کہیں کوئی ثبوت مل بھی جائے تب بھی کون عقلمند ہوگا، جو چراغ بی بی عرف گھسیٹی کے بیٹے غلام احمد قادیانی کو ابن مریم ماننے کو تیار ہوگا؟

مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی ذریت کے اس عقیدہ کے ثبوت کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگانے اور حیات و ممات مسیح کی بحثوں میں سیدھے سادے لوگوں کو الجھانے پر حضرت مولانا محمد علی جالندھری قدس سرہ کا یہ لطیفہ بالکل صادق آتا ہے کہ:

''گاؤں کے چوہدری کی وفات پر میراثی کے بچے نے ماں سے پوچھا: امی اب کون چوہدری بنے گا؟ ماں نے کہا: چوہدری کا بیٹا، بچے نے کہا: اگر وہ بھی مرجائے تو؟ ماں نے کہا: اس کا بھائی، غرض دو تین بار سوال کرنے کے بعد ماں اپنے بیٹے کی غرض سمجھ گئی اور کہنے لگی: بیٹا! اگر پورا گاؤں بھی مرجائے تب بھی تجھے کوئی چوہدری نہیں بنائے گا۔''

ٹھیک اسی طرح کچھ بھی ہوجائے، کوئی مسلمان کم از کم مرزا غلام احمد قادیانی کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جگہ مسیح ماننے کو تیار نہیں ہوسکتا، مگر افسوس کہ کوڑھ مغز قادیانیوں کو یہ بات سمجھ نہیں آتی۔

۳:......نذیر بھٹی نے مرزا غلام احمد قادیانی کی طرح آیت خاتم النبیین کا معنی و مفہوم بگاڑنے کی ناپاک کوشش بھی کی ہے، چنانچہ وہ لکھتا ہے:

''یہاں سے قرآن پاک کی مشہور آیت: ''ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین'' یعنی: ''محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے مردوں میں سے کسی کے صلبی باپ نہیں ہیں، لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں اور خاتم النبیین ہیں'' شروع ہوتی ہے۔

''خاتم'' کا لفظ جو حرف تا کی زبر سے ہے، ایک عام عربی لفظ ہے جس کے معنے مہر کے ہیں اور ''النّبیین'' کا لفظ نبی کی جمع ہے، پس عربی قاعدہ کے مطابق ''خاتم النّبیین'' کے معنے یہ ہوں گے کہ ''نبیوں کی مہر'' اور اس صورت میں آیت زیر بحث کے یہ معنے ہوں گے کہ: ''محمد رسول اللہ کا کوئی صلبی بیٹا نہیں، لیکن آپؐ اللہ کے رسول اور نبیوں کی مہر ہیں'' مہر کا کام تصدیق کرنا ہوتا ہے، یعنی جب کسی تحریر وغیرہ کو مصدق بنانا اور مستند ثابت کرنا ہو تو اس پر مہر لگاتے ہیں، اصل غرض یہ بتانا ہوتا ہے کہ یہ چیز جعلی نہیں ہے، بلکہ فلاں حکومت کی مصدقہ ہے۔

اس صورت میں آیت خاتم النّبیین کے یہ معنے ہوئے کہ محمد رسول اللہ کی جسمانی نرینہ اولاد تو بے شک نہیں ہے، لیکن آپؐ اللہ کے رسول ہیں اور چونکہ خدا کے رسول اپنی امت کے روحانی باپ ہوا کرتے ہیں، اس لئے اس جہت سے آپؐ ہرگز بے اولاد نہیں بلکہ کثیر روحانی اولاد کے باپ ہیں اور پھر آپ معمولی رسول بھی نہیں بلکہ خاتم النّبیین ہیں یعنی آپ صرف عام مومنوں کے ہی باپ نہیں بلکہ روحانی طور پر نبیوں اور رسولوں کے بھی باپ ہیں اور آپ کو وہ بلند مقام حاصل ہے کہ اب کوئی رسول یا نبی نہیں آسکتا جب تک آپ کے دربار کی تصدیقی مہر اس کے ساتھ نہ ہو، جس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ آخری شارع نبی ہیں جن پر نبوت ہر طرح اپنے کمال معراج کو پہنچ گئی، اب جو بھی غیر تشریعی نبی آئے گا وہ ان کا ظل اور بروز ہوگا۔'' (ص:۲۰۱،۲۰۲)

اس آیت کا یہ معنی، مفہوم اور تشریح قادیانی ٹیکسال کی خودساختہ ہے، ورنہ قرآن کریم، احادیث متواترہ، حضرات صحابہؓ، تابعینؒ اور ائمہ تفسیر میں سے کسی نے یہ معنی نہیں کیا، مگر نذیر بھٹی نے اپنے جھوٹے نبی کی جھوٹی نبوت کو سہارا دینے کے لئے اس کے لئے پورا ایک صفحہ کالا کیا ہے۔

اس عقل مند سے کوئی پوچھے کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبیوں کی مہر ہیں تو بتلایا جائے کہ مرزا غلام احمد قادیانی سے پہلے یا بعد میں کتنا لوگ آپ کی مہر سے نبی بنائے گئے؟ اگر جواب نفی میں ہے اور یقیناً نفی میں ہے تو کیا یہ اللہ تعالیٰ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات عالی پر بدترین تہمت نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر سے نہ ابوبکرؓ کو نبی بنایا، نہ عمرؓ کو نہ عثمانؓ کو نہ علیؓ کو اگر بنایا بھی تو ایک ایسے بددیانت، بدکار کو جو اپنے باپ کی پینشن پر بھی امین نہیں تھا، اور وہ پچاس کتابوں کی قیمت لے کر پانچ دیتا اور کہتا تھا کہ: پانچ اور پچاس میں صرف صفر ہی کا تو فرق ہے۔

الغرض مسلمانوں کو معلوم ہونا چاہئے کہ کتب خانوں پر بکنے والی کتاب ''خلاصہ تفسیر قرآن مجید مرتبہ میجر ریٹائرڈ محمد نذیر بھٹی پبلشرز اینڈ پروموٹرز ادارہ ''خلاصہ تفسیر'' لاہور'' خالص قادیانی تحریفات وتلبیسات کا مجموعہ ہے، اس لئے کوئی مسلمان تفسیر قرآن کے نام سے اس سے دھوکا نہ کھائے، لہٰذا اس کتاب کو نہ پڑھا جائے اور نہ خریدا اور بیچا جائے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

مرزا کے الہامات.... قرآن کی طرح

''میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف پر اور خدا کی دوسری کتابوں پر اور جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں، اسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے پر نازل ہوتا ہے، خدا کا کلام یقین کرتا ہوں۔'' (حقیقۃ الوحی ص:۲۲۰، مندرجہ روحانی خزائن ج:۲۲ ص:۲۲۰ مرزا قادیانی)

یومِ حساب سے پہلے محاسبہ کی ضرورت

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

مرسلہ: حافظ محمد سعید لدھیانوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ!

ترجمہ:..... ''حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے بعض گورنروں کو ایک خط لکھا اور اس کے آخر میں تھا کہ: کشائش کے زمانہ میں اپنے نفس کا محاسبہ کیا کرو، سختی کے حساب سے پہلے، جو شخص اپنا محاسبہ کرتا ہے گا جب شدت اور سختی کا وقت آئے گا تو اس کا انجام رضائے الٰہی اور غبطہ کی شکل میں نکلے گا، اور جس کو اس کی زندگی نے غافل کر دیا اور اس کی برائیوں نے اس کو مشغول رکھا، تو جب اس کا انجام نکلے گا تو نہایت ندامت اور حسرت کا انجام ہوگا، پس جو نصیحت تم کو کی جارہی ہے اس پر غور کرو تا کہ جس چیز سے رکنا چاہئے اس سے تم باز رہ سکو۔''

(کنز العمال ج:۱۶ حدیث:۴۴۱۹۰)

ترجمہ:..... ''حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کو خط لکھا فرمایا کہ: حق کو لازم پکڑو، حق، تمہارے لئے اہل حق کے منازل واضح کردے گا، اور کوئی فیصلہ حق کے بغیر نہ کرنا۔ والسلام۔''

(کنز العمال ج:۱۶ حدیث:۴۴۱۹۳)

حضرت عمرؓ کا صحابہؓ کو نماز کی تلقین کرنا:

یہ حضرت امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دو خطوط ہیں۔ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے حکام، صوبے داروں اور دوسرے ایسے لوگ جو حکومت میں دخیل ہوتے ہیں، ان کو وقتاً فوقتاً نامہ گرامی لکھتے رہتے تھے، ان کو نصیحت فرماتے رہتے تھے، اور تنبیہات فرماتے تھے، مؤطا امام مالک میں ہے کہ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو خط لکھا تھا کہ:

''اِنَّ اَھَمَّ اَمْرِکُمْ عِنْدِی الصَّلٰوۃُ فَمَنْ حَافَظَ عَلَیْھَا حَافَظَ عَلٰی غَیْرِھَا وَمَنْ ضَیَّعَھَا فَھُوَ لِمَا سِوَاھَا اَضْیَعُ۔'' (مؤطا امام مالک ص:۵)

ترجمہ:..... ''میرے نزدیک تمہارے تمام کاموں میں سب سے زیادہ اہم نماز ہے، جو شخص اس کی محافظت اور پابندی کرے وہ دین کے دوسرے کاموں کی بھی پابندی کرے گا، اور جو شخص اس میں لاپروائی کرے گا اور اس کو ضائع کرے گا وہ دین کی دوسری باتوں کو بدرجۂ اولیٰ ضائع کرے گا۔''

اس کے بعد اسی خط میں نماز کے اوقات تحریر فرمائے ہیں کہ فلاں فلاں وقت نماز پڑھا کرو۔ حالانکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اچھی طرح جانتے تھے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ جلیل القدر صحابی ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں طویل مدت تک رہے ہیں، اور انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کا اچھی طرح علم ہے، چند صحابہ جو بہت شدت سے روایتیں کرتے ہیں، ان میں ایک نام حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا بھی ہے، اس کے باوجود ان کو اس معاملہ میں خط لکھ رہے ہیں تا کہ حکومت کی ذمہ داریوں، اس کی مصروفیات اور اس کی مشغولیت کی وجہ سے کسی قسم کی سستی اور تہاون پیدا نہ ہو جائے۔

کشائش کے زمانہ میں اپنے محاسبہ کی ضرورت:

یہ خط جو میں نے آپ کے سامنے پڑھے ہیں ان میں سے پہلا خط حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ایک عامل کو یعنی حاکم اور گورنر کو لکھا اور اس میں بہت ساری باتیں تحریر فرمائی تھیں، اس کے آخر میں یہ تحریر فرمایا کہ کشائش کے زمانے میں اپنے نفس کا محاسبہ کیا کرو، جبکہ تم پر پکڑ دھکڑ کرنے والا کوئی نہیں، اور تمہیں کسی سے کسی قسم کا کوئی خطرہ نہیں، اس وقت اپنے آپ کا محاسبہ کیا کرو۔ سختی کے حساب سے پہلے۔ سختی کا حساب ہے قیامت کے دن کا حساب۔

امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ فقرہ عام طور پر مشہور ہے کہ: ''اپنا حساب کرلو اس سے پہلے کہ تمہارا حساب کیا جائے۔'' یہی مطلب ہے اس جملہ کا بھی کہ شدت کا حساب پیش آنے سے پہلے پہلے کشائش، نرمی اور فراخی کے زمانے میں اپنا حساب کیا کرو۔

محاسبہ سے پہلے محاسبہ کے فوائد:

اس کے بعد فرمایا: جو شخص شدت کے زمانے سے پہلے پہلے کشائش کے زمانے میں اپنا حساب کرلیتا ہے اس

کا انجام یہ ہوتا ہے کہ جب اس کا حساب ہوگا، تو اس کا نتیجہ رضا اور غبطہ کی شکل میں نکلے گا، یعنی اللہ تعالیٰ کا راضی ہونا اور لوگوں کو اس کی حالت پر رشک آنا، اس کے حساب کو قیامت کے دن دیکھ کر حق تعالیٰ شانہ کی رضامندی کا اعلان ہوگا، اور محشر کے لوگوں کو اس شخص پر رشک آئے گا کہ اے کاش! ہمارے ساتھ بھی یہ معاملہ کیا جاتا۔

اپنا محاسبہ نہ کرنے والوں کا انجام:

جو شخص ایسا ہوتا ہو کہ زندگی اس کو غافل کردے اور اس کی سیئات، برائیاں اس کو مشغول رکھیں، تو اس کا نتیجہ ندامت اور حسرت ہوگا، قیامت کے دن ایسا آدمی پشیمان ہوگا اور حسرت اٹھائے گا۔

قرآن کریم میں فرمایا:

"اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ یّٰحَسْرَتٰی عَلٰی مَا فَرَّطْتُّ فِیْ جَنْۢبِ اللّٰہِ وَاِنْ کُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِیْنَ۔" (الزمر:۵۵)

ترجمہ:..... "ہائے افسوس اس پر جو میں نے کوتاہی کی اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں، تفریط کی، اور میں تو تھا ہنسی مذاق سمجھنے والوں میں سے (کہ قیامت کا حساب ہنسی کھیل ہے)۔"

تو ایک بات تو یہ تحریر فرمائی اور دوسری بات یہ تحریر فرمائی کہ جس چیز کی تمہیں نصیحت کی جارہی ہے اس پر غور و فکر کیا کرو تاکہ جن چیزوں سے رکنا چاہئے تم ان سے رک سکو اور باز رہ سکو۔

محاسبہ اور نصیحت حاصل کرنا

تو ایک ہے محاسبہ اور دوسرا ہے نصیحت حاصل کرنا۔ ہر وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنا نامہ اعمال لے کر، اپنے عمل کے دفاتر لے کر پیش ہونا ہے اور اپنا حساب کروانا ہے، اس کے لئے ضروری ہے کہ اپنے نفع و نقصان کا میزانیہ آج ہی لگالے۔

روز کے روز کا حساب

اکابر تو فرماتے ہیں کہ روز کا روز حساب لگاؤ، عشاء کی نماز کے بعد جب لیٹنے لگو، تو تھوڑا سا وقت اس کے لئے مقرر کرو، صبح سے لے کر شام تک جو کچھ ہم نے کیا ہے، کتنے لمحات ہم پر گزرے ہیں اور ان لمحات کو ہم نے کس مصرف پر خرچ کیا؟ اچھے کام پر خرچ کیا ہے یا برے کام میں یا لایعنی کام میں؟ تین ہی شکلیں ہوسکتی ہیں، اگر اچھے کام میں خرچ کیا ہے تو شکر کرو اور کہو: "اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ وَلَکَ الشُّکْرُ۔" لیکن پھر یہ بھی سوچ لو کہ جو اچھے کام کئے ہیں، جیسے کرنے چاہئے تھے، ویسے ہی کئے ہیں؟ ان کا حق ادا کرنے کی کوشش کی؟ کیونکہ حق تعالیٰ شانہ کی عبادت کا حق تو ادا نہیں ہوسکتا، اور حق تعالیٰ شانہ کی عبادت کا حق کس سے ادا ہوسکتا ہے؟ لیکن سوچنے کی بات یہ ہے کہ کیا میں نے حق ادا کرنے کی کوشش بھی کی ہے یا نہیں؟ اگر کوشش کی ہے تو اس پر شکر بجالاؤ، اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگو پھر ان نیک اعمال بجالانے میں جتنی کوتاہیاں، لغزشیں اور غفلتیں ہوئی ہیں ان پر توبہ استغفار کرو۔ ایک ہی چیز پر شکر بھی ہے اور استغفار بھی ہے۔ شکر تو اس بات کا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے ان اوقات کو نیک کام میں مشغول کردیا: "اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ وَلَکَ الشُّکْرُ۔"

نیکی کی توفیق پر شکر:

ہمارے ایک بزرگ ہیں، جو بہت زیادہ اچھی قسم کی انگریزی جانتے ہیں، قادیانیت کے بارے میں انہوں نے میرے رسائل کا ترجمہ کیا ہے، اب بھی وہ اس کام میں مشغول رہتے ہیں، تھوڑا بہت کرتے رہتے ہیں، اور ان کے انگریزی ترجمہ کی ایک جلد چھپ چکی ہے، تین دن پہلے میرے پاس آئے تھے اور اتنا شکریہ ادا کررہے تھے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے کہ آپ نے مجھے بہت ہی اچھے کام میں لگادیا، خالصتاً لوجہ اللہ وہ اس کام کو کرتے ہیں، کوئی معاوضہ نہیں، کوئی ستائش نہیں، ممنون تو مجھے ان کا ہونا چاہئے تھا، لیکن وہ اتنی ممنونیت کا اظہار کررہے تھے کہ کچھ پوچھو نہیں۔ مالک کی طرف سے نیک کام کی توفیق مل جانا اور کسی اچھے کام میں ہمیں لگادینا یہ کوئی معمولی احسان نہیں، اللہ تعالیٰ کا تو اس پر شکر کرو، دوسرا یہ کہ ہمارے اس کام میں جتنی کوتاہیاں، لغزشیں اور غفلتیں ہوئی ہیں اور جیسا ہمیں کرنا چاہئے تھا، ویسا بن تو کیا پڑتا ہم نے کوشش بھی نہیں کی، اس پر استغفار کیا جائے، شیخ عطارؒ فرماتے ہیں:

بے گناہ نگزشت بدما ساعتے
اور بہ حضور دل نہ کردم طاعتے

ترجمہ:..... "بغیر گناہ کے ایک گھڑی بھی ہم پر نہیں گزری، دل کی حاضری کے ساتھ یاد نہیں پڑتا کہ میں نے ایک بھی عبادت کی ہو۔"

زندگی میں کوئی عبادت تو ایسی ہو.....:

زندگی میں ایک عبادت تو ایسی ہوتی جو میں نے دل کی حاضری کے ساتھ ادا کی ہوتی۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ:

"مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ خَرَجَتْ خَطَایَاہُ مِنْ جَسَدِہٖ حَتّٰی تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِہٖ۔"

(مشکوٰۃ ص:۳۸)

ترجمہ:..... "جو شخص وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے، (وضو کو بھی عبادت سمجھ کر کرے کہ یا اللہ! میں ظاہر کو پاک کر رہا ہوں تو میرے باطن کو بھی پاک کردے، ایسا وضو کرے کہ پانی سے صرف ظاہری اعضا پاک نہ ہوں، بلکہ اس کا باطن بھی پاک ہوجائے، دھل جائے) ایسے وضو کے

بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ وضو کرنے ہی سے اس کے سارے گناہ جھڑ جاتے ہیں۔"

خیر یہ گفتگو دوسری طرف چل پڑے گی، میں تو دوسری حدیث سنا رہا تھا کہ:

"مَنْ تَوَضَّأَ وُضُوْئِیْ هٰذَا ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ نَفْسَهٗ فِيْهِمَا بِشَيْءٍ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ." (مشکوٰۃ ص:۳۹)

ترجمہ:...... "اچھی طرح وضو کرے، وضو کرنے کے بعد دو رکعت نماز پڑھے، اور ان دو رکعتوں میں اپنے نفس کے ساتھ باتیں نہ کرے، تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ان دو رکعتوں کی برکت سے اس کے تمام پچھلے گناہ معاف فرمادیتے ہیں۔"

دو رکعت پر جنت کا وجوب:

اور دوسری حدیث میں ہے کہ:

"قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ وُضُوْئَهٗ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ مُقْبِلًا عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهٖ وَوَجْهِهٖ إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ." (مشکوٰۃ ص:۳۹)

ترجمہ:...... "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مؤمن بندہ اچھی طرح وضو کرلیتا ہے پھر دو رکعت اس طرح پڑھتا ہے کہ اپنے دل اور اپنی ذات سے نماز کی طرف متوجہ ہے، اللہ تعالیٰ ان دو رکعت کی برکت سے جنت کے دروازے کھول دیتے ہیں۔"

اب سوچو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جو فرماتے ہیں کہ وضو کرے اور وضو کرکے دو رکعتیں ایسی پڑھے کہ اپنے نفس سے باتیں نہ کرے، بلکہ اللہ سے باتیں کرے، کیا کبھی ہم نے ایسی نماز پڑھی ہے؟

کبھی قصد بھی کیا؟

طالب علم، شیخ سے حدیث پڑھ رہے تھے تو یہ حدیث آئی، طالب علم نے کہا کہ: حضرت! ایسی نماز کون پڑھ سکتا ہے؟ شیخ نے فرمایا کہ: کبھی قصد بھی کیا ہے؟ افسوس اس پر نہیں کہ تم پڑھ سکتے ہو یا نہیں؟ یا تم نے پڑھی ہے یا نہیں پڑھی؟ ماتم تو اس کا ہے کہ تم نے کبھی اس کا قصد بھی کیا کہ آج مجھے ایسی نماز پڑھنی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کا مصداق ہوجائے۔ قصد تو کرو، تو شیخ عطار فرماتے ہیں کہ دل کی حاضری کے ساتھ ایک بھی عبادت نہیں کی اس پر استغفار کرو۔ یا اللہ! ہم سے جو کوتاہی ہوئی ہے، آپ اپنی رحمت کے ساتھ اس کا تدارک فرمادیجئے۔

ایک بزرگ کی دعا:

ایک بزرگ دعا کررہے تھے اور فرمارہے تھے کہ:

"اِصْنَعْ بِنَا مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ، وَلَا تَصْنَعْ بِنَا مَا نَحْنُ اَهْلُهٗ."

ترجمہ:...... "یا اللہ! ہمارے ساتھ وہ معاملہ کیجئے جو آپ کے شایانِ شان ہے، وہ معاملہ نہ کیجئے جس کے ہم لائق ہیں۔"

صفر کا تجربہ کرکے بھی اگر کوئی صفر بن سکتا ہے، ہم تو وہ بھی نہیں ہیں۔ اگر آپ ہمارے ساتھ ہم جیسا معاملہ کریں گے تو پھر کیا بنے گا؟ ہم نے اپنی شان کے مطابق کیا، آپ اپنی شان کے مطابق کیجئے، ہم نے عمل کیا اپنی شان کے مطابق، اپنی اہلیت اور نالائقی کے مطابق، اور آپ اس پر رضا مرتب فرمایئے اور اس پر جزا عطا فرمایئے اپنے شایانِ شان! ہمیں نہ دیکھئے بلکہ اپنے کو دیکھئے۔ تو جب اپنی کوتاہی عمل پر توبہ و استغفار کریں گے اور اللہ تعالیٰ سے مانگیں گے تو اس ندامت اور استغفار کی وجہ سے حق تعالیٰ شانہ ہماری اس کمی کو اپنی رحمت سے پورا فرمادیں گے۔

گناہوں کی گندگی:

اور اگر ہمارا وقت معصیت میں گزرا، نافرمانی میں گزرا، تو اس کے یہ معنی سمجھو کہ ہم نے سفید کپڑوں پر گندگی لگائی، صبح کو اٹھے تھے تو کپڑے سفید تھے، شام ہوئی تو جگہ جگہ بول براز کی گندگی اور نجاست کے داغ دھبے لگے ہوئے تھے، اور ہم سے بدبو آرہی ہے، اب اس کا علاج یہی ہے کہ جلدی سے صابن لو اور اس گندگی کو دھولو، سونے سے پہلے پہلے گناہوں کی گندگی کو اپنے دامنِ ایمان پر رہنے نہ دو، باقی نہ چھوڑو، کیونکہ سونا مرنے کے مشابہ ہے، سونے سے پہلے پہلے اپنے دامنِ ایمان کو صاف کرلو، داغ اور دھبوں کو دور کرلو اور ایک دو آنسو بھی ان آنکھوں سے نکل جائیں تو یہ گناہوں کے لئے ایسے ہی کام دیتے ہیں جیسے کہ تیزاب سے رنگ اتر جاتا ہے، دھبے دور ہوجاتے ہیں۔

گناہوں کی گندگی سات سمندروں سے بھی نہیں جاتی:

اس لئے کہتے ہیں کہ گناہوں کی گندگی کو سات سمندر نہیں دھوسکتے لیکن آنکھوں کے آنسو کا ایک قطرہ بھی نکل آئے تو تمام گناہوں کی گندگی کو دھو ڈالتا ہے۔ تم سمجھتے ہو کہ میں شاعری کررہا ہوں، شاعری نہیں کررہا، حقیقت بیان کررہا ہوں۔

حدیث شریف میں ہے:

"عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَسْبُكَ مِنْ صَفِيَّةَ كَذَا وَكَذَا، تَعْنِيْ قَصِيْرَةً، فَقَالَ: تعني قصيرة. فَقَالَ: لَقَدْ قُلْتِ كَلِمَةً لَوْ مزج بها البحر لمزجته." (مشکوٰۃ ص:۴۱۴)

ترجمہ:...... "ام المومنین حضرت
عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہے کہ ایک
دفعہ حضرت صفیہؓ کے بارے میں میرے منہ
سے نکل گیا کہ اتنی سی تو ہے، اور ہاتھ کے
اشارے سے کہا کہ اتنی سی ٹھگنی ہے، (یعنی
ہاتھ کا ہی اشارہ کیا تھا اور صرف اتنا کہا تھا
زبان سے کہ اتنی سی تو ہے)۔ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عائشہ تو نے
ایسی بات کہی ہے کہ اس کی سیاہی کو
(سات) سمندر بھی نہیں دھو سکتے۔"

شاعری نہیں کر رہا، صحیح بات کر رہا ہوں،
گناہوں کی گندگی سمندر سے بھی دور نہیں ہوسکتی، ہاں
آنکھوں کے پانی سے دور ہوسکتی ہے اور آنکھوں کا پانی
نہ آئے تو اس کا بھی علاج فرمادیا کہ: "اگر تم رونہ سکو تو
رونے والی شکل ہی بنالو" رونا تو بعض دفعہ اختیاری
نہیں ہوتا، لیکن رونے والوں کی شکل بنالینا تو مشکل
نہیں ہے۔ اپنے پورے دن کی زندگی کا جائزہ لو اور
جائزہ لے کر ایک ایک عمل کے بارے میں اپنی نیکیوں
کی بھی اور اپنے گناہوں کی بھی فہرست مرتب کرلو۔

کتنی بڑی دولت ضائع ہوگئی:

اور تیسری قسم وہ وقت ہے جو ہم نے لایعنی
ضائع کیا، یعنی جس کا کوئی مصرف نہیں، ٹھیک ہے تم
سے اس پر کوئی مؤاخذہ نہیں ہوگا، نفس نے کہہ دیا تھا
کیونکہ اس پر تمہاری کوئی پکڑ نہیں ہوگی، لیکن یہ تو
سوچو کہ تم نے دولت کتنی ضائع کردی؟ اس پر
حسرت تو ہونی چاہئے، اور اگر تضیع اوقات پر بھی
کوئی حسرت نہیں ہوتی تو پھر ماتم کا مقام ہے کہ
وقت جارہا ہے، گزر رہا ہے، بلکہ گزر چکا ہے اور ہم
خالی کے خالی رہے، زیادہ نہیں پانچ منٹ یہ روزانہ کا
مراقبہ کرلو، یہ ہے محاسبہ، اور اس کا تدارک کرلو
کیونکہ ابھی تدارک کا وقت ہے۔

حاجی محمد شریفؒ کی دعا:

میں نے تمہیں حاجی محمد شریف صاحبؒ کا
مقولہ سنایا تھا، وہ حضرت حکیم الامت تھانوی رحمہ
اللہ کے خلیفہ تھے، ملتان میں اسکول کے ماسٹر تھے
اور حضرتؒ سے خلافت بھی ملی، اندازہ کرو کتنے نیک
آدمی ہوں گے! اسکول ماسٹر ہیں اور حضرتؒ نے
ان کو رگڑے کتنے دیئے؟ یہ ان کی سوانح عمری سے
معلوم ہوسکتا ہے۔ ان کے ملفوظات میں میں نے
پڑھا کہ میں تہجد کے وقت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں
عرض کرتا ہوں کہ:

"یا اللہ! قیامت کے دن آپ میرا
حساب لے کر یہی تو بتائیں گے کہ یہ مجرم
ہے۔ یہی بتانا چاہیں گے نا کہ یہ مجرم ہے!
یا اللہ میں اپنے مجرم ہونے کا ابھی اقرار
کرتا ہوں، خود اقرار کرتا ہوں، جو آدمی
خود مجرم ہو اور مجرم ہونے کا اقرار کرتا ہو،
اس پر گواہوں کے لانے کی کیا ضرورت
ہے؟ اس کے لئے عدالت قائم کرنے کی
کیا ضرورت ہے؟ لیکن آپ مجرم ثابت
کریں گے انجام اتنا ہی ہوگا کہ مجھے
دوزخ میں ڈالیں گے، اس لئے میں
معافی کا طلب گار ہوں، آپ کے عذاب
کا تحمل مجھ سے نہیں ہوسکے گا، معاف
کردیجئے! میرا کام جرم کرنا اور آپ کا
کام معافی دینا ہے، آپ معاف
کردیجئے!"

روزانہ کے محاسبہ سے تلافی ہوجائے گی:

روزانہ اگر اس محاسبہ کی عادت ڈال لی جائے
جبکہ کوئی تم پر ڈنڈا لے کر نہیں کھڑا اور کوئی تم پر پہرا
نہیں دے رہا، ان شاء اللہ! بہت کچھ تدارک ہوجائے گا،
یہ بکھرے ہوئے بیر دوبارہ جھولی میں ڈال سکتے ہو، یہ
اجڑی ہوئی کھیتی دوبارہ لہلہا سکتی ہے، بشرطیکہ اس کا
انتظام کرو۔

بددیانتوں کی وجہ:

حقوق العباد کے معاملہ میں جو بددیانتیاں ہو
رہی ہیں، اور اللہ تعالیٰ کے حقوق کے معاملے میں جو
بے اعتدالیاں ہورہی ہیں، یہ کیوں ہورہی ہیں؟ اس
لئے کہ اوپر سے نگرانی کرنے والا کوئی ہے نہیں، اور
اندر بندوں نے اپنی نگرانی کرنا چھوڑ دی، اوپر تو
حساب لینے والا ایک ہی دن حساب لے گا، تم مطمئن
ہو اور بندوں کی نظر بے چاری کمزور ہے، وہ تمہاری
خلوت تک کہاں پہنچے گی اور قانون کا ہاتھ اپاہج ہے تم
جب چاہو اس کا پنجہ مروڑ ڈالو، وہ تمہارے دامن تک
نہیں پہنچے گا، تم مطمئن ہو کہ دنیا کی کوئی طاقت ہمیں
نہیں پکڑ سکتی، ہم نے ایسی ترکیب سے جرم کیا ہے کہ
نشان قدم بھی مٹادیئے ہیں۔

لیاقت علی مرحوم کو بھرے جلسے میں قتل کیا گیا
اور ساتھ ہی ساتھ اکبر خان کو بھی گولی ماردی گئی جو
لیاقت علی خان مرحوم کا قاتل تھا، چلو جرم مٹ گیا۔
آج تک پتہ نہیں چلا کہ لیاقت علی خان کا قاتل کون
تھا؟ یہ پاکستان کا پہلا سیاسی قتل تھا جو کہ وزیر اعظم کا
قتل تھا، تم نے سمجھا کہ ہم نے ثبوت مٹادیئے، ثبوت
موجود ہیں، یوم الحساب آئے گا تو سارے ثبوت پیش
کردیئے جائیں گے۔

ہم محاسبہ آخرت کو بھول گئے:

تو میں عرض کر رہا تھا کہ آج دنیا میں جو فساد
پیدا ہو رہا ہے وہ اس لئے کہ ہم نے اپنا محاسبہ چھوڑ دیا
ہے، اس لئے کہ یوم الحساب کو بھول گئے، یاد ہی نہیں
رہا کہ حساب ہونے والا ہے، ایک ایک پائی کا، ایک
ایک ذرہ کا حساب لیا جائے گا۔

ترمذی شریف کے حوالے سے مشکوٰۃ میں روایت ہے:
"لَا تَزُوْلُ قَدَمَا ابْنِ آدَمَ يَوْمَ

الْقِيَامَةِ حَتّٰى يُسْئَلَ عَنْ خَمْسٍ. عَنْ عُمْرِهٖ فِيْمَا اَفْنَاهُ، وَعَنْ شَبَابِهٖ فِيْمَا اَبْلَاهُ، وَعَنْ مَالِهٖ مِنْ اَيْنَ اِكْتَسَبَهٗ وَفِيْمَا اَنْفَقَهٗ وَمَاذَا عَمِلَ فِيْمَا اِذَا عَلِمَ۔" (مشکوٰۃ ص:۴۴۳)

ترجمہ:...... "بندے کے قدم اپنی جگہ سے ٹلیں گے نہیں جب تک کہ اس سے پانچ چیزوں کے بارے میں پوچھ نہیں لیا جائے گا:

۱:......اپنی عمر کہاں برباد کی تھی؟

۲:......اپنی جوانی کہاں بوسیدہ کی؟

۳:......مال کے بارے میں سوال ہوگا کہ کہاں سے حاصل کیا تھا؟

۴:......اور کہاں خرچ کیا تھا؟

۵:......عالم سے سوال ہوگا کہ جو علم سیکھا تھا کیا اس پر عمل بھی کیا تھا یا نہیں؟"

چھوٹا سوال مگر مشکل جواب:

حساب دو، دیکھنے میں بظاہر چھوٹا سا سوال ہے اس کو حل کرو، لیکن ذرا اس سوال کا جواب لکھنے بیٹھو تو تم کہو گے کہ یاد نہیں رہا، کمپیوٹر تم کو دے دیا جائے گا، جس میں تمہارا زندگی کا سارا ریکارڈ موجود ہے۔ تاکہ دیکھتے رہو اور لکھتے رہو۔

جوانی کے بارے میں سوال کیا جائے گا کہ وہ کہاں بوسیدہ کی تھی؟ "اَلشَّبَابُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْجُنُوْنِ" ہے ناں! یہ جوان کسی کی نہیں سنتا، بڈھوں کی نہیں سنتا، عقل پر پردہ آجاتا ہے، اس لئے حافظؒ کہتے ہیں کہ:

نصیحت گوش کن جاناں کہ از جاں نیک تر دارند
جوانان سعادت مند پند پیر دانا

ترجمہ:...... "برخوردار! نصیحت سن لو! کیونکہ سعادت مند بچے بوڑھوں کی نصیحت کو اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز تر جانتے ہیں۔"

جوانی کی نعمت کی قدر کرو:

بڑوں کے تجربے سے فائدہ اٹھالو، "من کردم شما حذر بکنید" مجھ سے نہ ہو سکا تم تو کرو۔ یہ جوانی اس قسم کی ہے کہ یہی زمانہ حقیقت میں کام کرنے اور کمانے کا ہے، بچپن کا زمانہ تو لاشعوری کا زمانہ ہے، اور بڑھاپے کا زمانہ میری طرح معذوری کا زمانہ ہے، یہی جوانی کا زمانہ ہے، اگر کمالات حاصل کرنا چاہتے ہو تو اسی جوانی کے زمانے میں حاصل کر سکتے ہو، اپنے کو غارت اور برباد کرنا چاہتے ہو تو بھی یہی زمانہ ہے، اس کے لئے موزوں ترین زمانہ ہے، بلندیوں پر جانا چاہتے ہو تو آسمان سے اوپر تک پہنچ جاؤ گے اور نیچے گرنا چاہتے ہو تو بہائم سے، درندوں اور چوپایوں سے بھی نیچے جاسکتے ہو، اسی جوانی کے زمانے میں اگر نیک بننا چاہو تو فرشتے تم پر رشک کریں، اور رخ دوسری طرف کرلو تو شیطان تم سے پناہ مانگے۔ حالانکہ جوانی بھی زندگی ہی کا ایک حصہ ہے لیکن اس کے سوال کا پرچا الگ دیا گیا ہے۔ "وَعَنْ شَبَابِهٖ فِيْمَا اَفْنَاهُ." جوانی کے بارے میں سوال ہوگا کہ وہ کہاں بوسیدہ کردی تھی؟

مال سے متعلق سوال:

مال کے بارے میں سوال ہوگا کہ کہاں سے لیا تھا؟ کہاں دیا تھا؟ حاصل کیسے کیا؟ خرچ کیسے کیا؟ یہ ایک سوال دو مستقل سوالوں کا مجموعہ ہے، ایک ایک پائی کے بارے میں پوچھا جائے گا کہ کہاں سے لیا تھا، حلال سے یا حرام سے؟ احکام خداوندی کی رعایت رکھی تھی یا نہیں؟ اور دوسرا یہ کہ خرچ کہاں کیا تھا؟ بال بچوں کے نفقہ پر خرچ کیا تھا تو بہت اچھا کیا، عزیز و اقارب کی خبر گیری پر خرچ کیا تو بہت اچھا کیا، صلہ رحمی پر خرچ کیا تو بہت اچھا کیا، غربا و مساکین کی مدد پر خرچ کیا تو بہت اچھا کیا، خیر کے کاموں میں خرچ کیا، اللہ تعالیٰ کی رضا کے کاموں میں خرچ کیا تو بہت اچھا کیا، سبحان اللہ! ٹی وی پر خرچ کیا تھا؟ تو لعنت! ڈش انٹینا لگایا تھا؟ لعنت! دنیا بھر کی نجاست تم نے اپنے گھر میں ڈال لی، اس لئے پیسے دیئے تھے؟ اور جتنے گناہ کے کام ہیں، نام و نمود اور نمائش کے کام ہیں، ان پر خرچ کروگے تو قیامت کے دن پکڑے جاؤ گے۔

علم کے بارے میں سوال:

علم کے بارے میں سوال کیا جائے گا کہ جتنا علم دیا تھا اس پر عمل کتنا کیا؟ لوگوں نے کہا کہ ہم نے علم حاصل ہی نہیں کیا، ماشاء اللہ! عمل کا سوال تو بعد میں ہوگا، ہم نے علم ہی نہیں لیا تو کیا اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب مہمل بھیجی تھی؟ اپنے نبی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فضول بھیجا تھا؟ ہدایت کے لئے بھیجا تھا ناں! تمہاری ہدایت کے لئے بھیجا تھا، تم ہی بتاؤ کہ قرآن کریم جیسی کتاب اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم جیسے جلیل القدر نبی تمہاری ہدایت کے لئے بھیجے گئے اور تم نے یہ لاپرواہی کی اور کہا کہ ہم نے سیکھا ہی نہیں! چلو اتنا کہنے سے چھوٹ جاؤ گے؟

جاہل دُہرا مجرم ہے:

عالم بے عمل کی برائی نہ پوچھو! لیکن جو شخص علم ہی حاصل نہیں کرتا، اس کے دو جرم ہیں، ایک علم حاصل نہ کرنا، دوسرا عمل نہ کرنا۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی لائی ہوئی کتاب اور ہدایت یہ بندوں کو حقوق انسانیت سکھانے کے لئے ہیں۔ حقوق انسانیت یعنی حقوق اللہ، حقوق العباد۔ تم نے وہ سیکھے ہی نہیں، مطلب یہ کہ انسانیت ہی نہیں سیکھی۔

☆☆......☆☆

(قسط نمبر 2)

اسلام اور مرزائیت... ایک تقابلی مطالعہ

مولانا غلام رسول دین پوری

اسلامی عقیدہ

آیات قرآنی کا مصداق حضور ﷺ

اسلام اور مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ درج ذیل آیات قرآنیہ کا مصداق صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، ملاحظہ فرمائیں:

۱:.....''واذ قال عیسیٰ ابن مریم یا بنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم مصدقا لما بین یدی من التورٰة ومبشراً برسول یاتی من بعدی اسمه احمد۔'' (الصف:۶)

ترجمہ: ''اس وقت کو یاد کیجئے! جب عیسیٰ بن مریم نے کہا: اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف اللہ کا رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں، مجھ سے پہلے جو توراۃ آچکی ہے، اس کی تصدیق کرنے والا ہوں اور خوشخبری سنانے والا ہوں، ایک رسول کی جو میرے بعد آئے گا جن کا نام نامی احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے۔''

فائدہ:

حدیث پاک میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''انا بشارة عیسیٰ علیه السلام'' (مشکوٰۃ ص:۵۱۳)... میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہوں... اور دوسری روایت میں ہے: ''ان لی اسماء انا محمد انا احمد'' (مسلم ص:۲۶۱، ج:۲)... کہ میرے کئی نام ہیں، میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں۔

۲:.....''ھو الذی ارسل رسوله بالهدیٰ ودین الحق لیظهره علی الدین کله'' (التوبہ:۳۳)

ترجمہ: ''اللہ وہ ذات ہے جس نے اپنا رسول ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا تاکہ اس کو سب دینوں پر غالب کردے۔''

مرزائی عقیدہ

آیات قرآنی کا مصداق مرزا قادیانی ہے

مرزا قادیانی اور اس کے پیروکاروں کا عقیدہ ہے کہ مذکورہ بالا آیات کا مصداق مرزا قادیانی ہے، ملاحظہ ہو:

۱:.....''جس طرح خدا نے حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ، حضرت نوح، حضرت ابراہیم، حضرت یعقوبؑ اور حضرت یوسفؑ کو نبی کہہ کر پکارا ہے، مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو بھی قرآن کریم میں رسول کے نام سے یاد فرمایا ہے، چنانچہ ایک تو آیت: ''مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمه احمد'' سے ثابت ہے۔'' (حقیقت النبوۃ ص:۱۸۸)

۲:.....''اور مجھے بتلایا گیا تھا کہ تیری خبر قرآن کریم و حدیث میں موجود ہے اور تو ہی اس آیت کا مصداق ہے: ''ھو الذی ارسل رسوله بالهدیٰ ودین الحق لیظهره علی الدین کله۔'' (اعجاز احمدی ص:۷، خزائن ج:۱۹ ص:۱۱۳)

تنبیہ:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''من قال فی القرآن برأیه فلیتبوأ مقعده من النار'' (ترمذی ص:۱۲۳، ج:۲)

ترجمہ: ''جس نے قرآن کریم میں اپنی رائے سے کہا اسے اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالینا چاہیے۔''

غور فرمائیں! مرزا قادیانی ملعون حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ڈاکا ڈال کر اور دجل و تلبیس سے کام لے کر من مانی تفسیر کرکے آیات کا مصداق اپنے آپ کو قرار دے رہا ہے۔

اسلامی عقیدہ

کسی نبی کی کوئی پیشینگوئی جھوٹی نہیں ہوسکتی

اسلام اور مسلمانوں کا عقیدہ اور قرآن کریم کا اعلان تا قیامت ہے کہ کسی پیغمبر کی کوئی پیشینگوئی غلط اور جھوٹی نہیں ثابت ہوئی، ملاحظہ فرمائیں:

۱:.....''فلا تحسبن اللہ مخلف وعده رسله، ان اللہ عزیز ذو انتقام۔'' (الابراہیم:۴۷)

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں سے جو وعدہ کرلیتا ہے، اس کے خلاف ہرگز نہیں کرتا، بلاشبہ اللہ تعالیٰ زبردست ہے انتقام لینے والا ہے۔''

۲:……"ویستعجلونک بالعذاب ولن یخلف اللہ وعدہ۔" (الحج:۴۷)

ترجمہ: "آپ سے جلدی عذاب مانگتے ہیں، حالانکہ اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کے خلاف ہرگز نہیں کرے گا۔"

۳:……"مایبدل القول لدی" (ق:۲۹)

ترجمہ: "میرے قول میں تغیر نہیں ہوسکتا۔"

مرزائی عقیدہ

حضرت عیسیٰؑ کی تین پیشگوئی جھوٹی ثابت ہوئیں

مرزا قادیانی نے اپنی کتاب "اعجاز احمدی" میں لکھا ہے:

"ہائے کس کے آگے یہ ماتم لے جائیں کہ حضرت عیسیٰؑ کی تین پیشگوئیاں صاف طور پر جھوٹی نکلیں اور آج کون زمین پر ہے جو اس عقدہ کو حل کر سکے۔"

(اعجاز احمدی ص:۱۴، خزائن ج:۱۹ ص:۱۲۱)

تنبیہ:

شرافت اور قادیانیت اجتماع ضدین ہے، مرزا قادیانی چونکہ خود جھوٹی نبوت کا جھوٹا دعویدار تھا اور اس کی تمام پیشگوئیاں جھوٹی ثابت ہوئی ہیں، اس لئے "المرء یقیس علی نفسہ"… کہ آدمی دوسرے کو اپنے اوپر قیاس کرتا ہے… کے مشہور مقولہ کے تحت حضرات انبیاء علیہم السلام کو اپنے جیسا سمجھ کر اپنا قلم و لسان استعمال کر کے ان معصومین و مقدس ترین نفوس پر بہتان عظیم کا افترا کیا اور جہنم میں جلنے کا مکمل ایندھن اکٹھا کیا، حاشا ثم حاشا! حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام یا دیگر انبیاء علیہم السلام بالخصوص حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام کی تمام پیشگوئیاں روز روشن سے بھی کہیں زیادہ واضح اور سچی ثابت ہوئیں، دیکھئے التفصیل سیر انبیاء علیہم السلام میں!

اسلامی عقیدہ

جہاد تا قیامت جاری رہے گا

اسلام اور مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ جہاد جیسا پاک و مسلم فریضہ (جو قرآن پاک میں موجود ہے) تا قیامت علیٰ وجود الشرائط فرض رہے گا، ملاحظہ فرمائیں:

۱:……"کتب علیکم القتال" (البقرہ:۲۱۶)

ترجمہ: "تم پر دینی لڑائی (جہاد) فرض کیا گیا ہے۔"

۲:……"ان اللہ اشتری من المؤمنین انفسہم واموالہم بان لہم الجنة، یقاتلون فی سبیل اللہ فیقتلون ویقتلون وعداً علیہ حقا فی التوراة والانجیل والقرآن۔" (التوبہ:۱۱۱)

ترجمہ: "بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مومنین سے ان کی جانیں اور ان کے مال خرید لئے ہیں، اس قیمت پر کہ ان کو جنت ملے گی، اللہ کے راستہ میں جہاد کرتے ہیں، سو مارتے ہیں اور مارے جاتے ہیں، یہ وعدہ توراۃ، انجیل اور قرآن پاک میں ثابت ہے۔"

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"لن یبرح ھذا الدین قائما یقاتل علیہ عصابة من المسلمین حتی تقوم الساعة۔" (مسلم ج:۲ ص:۱۴۳)

ترجمہ: "ہمیشہ اس دین پر مسلمانوں کی ایک جماعت قیامت تک لڑتی رہے گی۔"

فائدہ:

ان دو آیات مبارکہ اور حدیث پاک سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جہاد قیامت تک جاری رہے گا، کسی کے الہام (شیطانی و انگریزی) سے منسوخ نہیں ہوگا۔

مرزائی عقیدہ

جہاد حرام ہے

مرزا قادیانی اور مرزائی اس مسلمہ مسئلہ کے منکر اور اسے منسوخ کہتے ہیں، دو حوالے ملاحظہ فرمائیں:

۱:……"کافروں کے ساتھ لڑنا مجھ پر حرام کیا گیا ہے۔"

(خطبہ الہامیہ ص:۱۷، خزائن ج:۱۶ ص:۱۷)

۲:……"یہ بات تو بہت اچھی ہے کہ گورنمنٹ برطانیہ کی مدد کی جائے اور جہاد کے خراب مسئلہ کے خیال کو دلوں سے مٹایا جائے۔"

(اعجاز احمدی ص:۳۴، خزائن ج:۱۹ ص:۱۴۴)

تنبیہ:

دیکھئے! کس طرح مرزا قادیانی ملعون و مردود قرآن پاک کے مسلمہ مسئلہ جہاد کو حرام کہہ رہا ہے۔

اسلامی عقیدہ

معجزات مسیح عیسیٰ ابن مریمؑ برحق ہیں

اسلام اور مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بہت سے معجزات ظاہر فرمائے جن میں سے "مردوں کو زندہ کرنا" اللہ کے حکم سے اور خلق طیور (پرندے بنانا) باذن اللہ بہت ہی مشہور اور قرآن پاک میں مذکور ہیں ان کی صداقت و حقانیت پر مسلمانوں کا ایمان ہے۔

۱:……"وآتینا عیسی ابن مریم البینت" (البقرہ:۸۷)

ترجمہ:"ہم نے حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو واضح معجزات دیئے۔"

۲:...."واذ تخلق من الطین کھیئۃ الطیر باذنی فتنفخ فیھا فتکون طیرا باذنی ... واذ تخرج الموتیٰ باذنی۔" (المائدہ:۱۱۰)

ترجمہ:"اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اپنے خصوصی انعام جتلاتے ہوئے فرماتے ہیں اور (جب تو نے بنائی مٹی سے پرندے کی شکل میرے حکم سے پھر اس میں پھونک ماری تو وہ میرے حکم سے پرندہ ہو گیا اور تو نے مردہ کو زندہ کیا میرے حکم سے)۔"

فائدہ:

معجزہ خرق عادت (خلاف عادت) ہوتا ہے جسے اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی صداقت پر بطور حجت قائم کرتا ہے، یہ عادت مستمرہ و قانون قدرت کے خلاف اور اس سے مستثنیٰ ہوتا ہے، جیسے حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق بغیر ماں اور باپ کے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تخلیق بغیر باپ کے جبکہ قانون کلی یہ ہے کہ انسان ماں باپ کے ملاپ سے پیدا ہوتا ہے۔

مرزائی عقیدہ

انکار واستہزاء معجزات مسیح عیسیٰ علیہ السلام

مرزا قادیانی اور اس کی ذریت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کے منکر اور ان کو لہو ولعب، مکروہ اور قابل نفرت بتاتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ ایسے کھیل کھلونے کلکتہ اور بمبئی، یورپ وامریکا میں بہت بنتے اور بکتے ہیں، ملاحظہ فرمائیں:

(۱) "غرض یہ اعتقاد بالکل غلط اور فاسد اور مشرکانہ خیال ہے کہ مسیح صرف مٹی کے پرندے بنا کر ان میں پھونک مار کر انہیں سچ مچ کے جانور بنا دیتا تھا، نہیں! بلکہ صرف عمل الترب تھا جو روح کی قوت سے ترقی پذیر ہو گیا تھا۔" (حاشیہ ازالہ اوہام ص:۳۲۲، خزائن ج:۳ ص:۲۶۳)

خاتم الانبیاءؐ کے بعد اور نبی؟ کوئی نہیں

حضرت شوقیؔ

سر میں خیالِ مصطفیٰ دل میں غمِ نبی نہیں
حق کی قسم یہ زندگی موت ہے زندگی نہیں

ہے یہ حقیقت عیاں ہزل نہیں ہنسی نہیں
خاتم الانبیاءؐ کے بعد اور نبی؟ کوئی نہیں

طبعِ اسیرِ مصطفیٰ تشنۂ بے خودی نہیں
واقفِ حالِ ماسوا اب مری آگہی نہیں!

پھر ضربِ خلیلؑ سے توڑ بتانِ آذری
عشق ہے آج حکمراں عقل کی دل لگی نہیں

آتشِ عشق کے شرر خاکِ حرم میں جا کے ڈھونڈھ
ارضِ عجم میں شور ہے شورشِ بوذریؓ نہیں

منکرِ خاتمِ رسل، بعثتِ نو کا مدعی!
ہے ازلی عدو مرا، ایسوں سے دوستی نہیں

عرشِ عظیم مدح گو فرشِ زمیں درود خواں
ذکرِ رسول سے تہی، کوئی مقام بھی نہیں

شاہِ عربؐ کی اک مثال چشمِ فلک نہ پا سکی
کون و مکاں میں آپؐ کی کوئی نظیر ہی نہیں

ختم حضورؐ پاک پر سلسلۂ رسل ہوا
قابلِ التفات ہی اب کوئی مفتری نہیں

مجھ کو بھی اے کریم ہو طیبہ کی حاضری نصیب
سچ ہے تری جناب میں لطف کی کچھ کمی نہیں

آہن بخت تیرہ کو شوقیؔ دل فگار تو
عشقِ نبی سے زر بنا، عشق سی شے کوئی نہیں

(۲) "اور ایسا معجزہ دکھلانا عقل سے بعید بھی نہیں، کیونکہ حال کے زمانہ میں دیکھا جاتا ہے کہ اکثر صناع ایسی ایسی چڑیاں بنا لیتے ہیں کہ وہ بولتی بھی ہیں اور ہلتی بھی ہیں اور دم بھی ہلاتی ہیں اور میں نے سنا ہے کہ بعض چڑیاں کل کے ذریعہ پرواز بھی کرتی ہیں، بمبئی اور کلکتہ میں ایسے کھلونے بہت بنتے ہیں اور یورپ اور امریکہ کے ملکوں میں بکثرت ہیں۔"

(ازالہ اوہام ص:۳۰۳، ۳۰۲)

تنبیہ:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام معجزات خدا تعالیٰ کے حکم سے دکھلاتے تھے اپنی مرضی سے نہیں، دیکھئے! مرزا قادیانی نے کیسی قرآن پاک کی تحریف کی اور نصوص صریحہ کا انکار کیا، جبکہ مرزا قادیانی ملعون باوجود دعویٰ مسیحیت کے ان امور میں سے کچھ بھی نہ کر سکا بلکہ اپنے مریدین کے مریضوں کو بھی شفایاب تک نہ کر سکا، کیا قادیانیوں کے لئے اب بھی سمجھنے اور راہ حق قبول کرنے کا وقت نہیں آیا؟

اسلامی عقیدہ

احیاءِ موتی

قرآن پاک میں مذکور ہے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے اپنی قدرت کاملہ سے دنیا میں مرے ہوئے کو دوبارہ زندہ کیا ہے، ملاحظہ فرمائیں:

۱:......''او کالذی مر علی قریۃ وھی خاویۃ علی عروشھا قال انی یحیی ھذہ اللہ بعد موتھا، فاماتہ اللہ مائۃ عام ثم بعثہ قال کم لبثت، قال لبثت یوما او بعض یوم، قال بل لبثت مائۃ عام فانظر الی طعامک وشرابک لم یتسنہ وانظر الی حمارک ولنجعلک آیۃ للناس وانظر الی العظام کیف ننشزھا ثم نکسوھا لحما، فلما تبین لہ قال اعلم ان اللہ علی کل شئی قدیر.'' (بقرہ:۲۵۹)

ترجمہ: ''یا جیسے وہ شخص (عزیر علیہ السلام) کہ ایک شہر پر گزرا (یعنی بیت المقدس جسے بخت نصر نے تباہ و برباد کردیا تھا) جو اپنی چھتوں پر گرا پڑا تھا، وہ بولا کہ اللہ تعالیٰ اس کو کیسے زندہ کرے گا، اس کے مرے پیچھے، تو اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو سو برس تک مردہ رکھا، پھر اس کو زندہ اٹھایا اور پوچھا تو کتنی مدت اس حالت میں ٹھہرا رہا؟ وہ شخص بولا ایک دن یا کچھ کم رہا ہوں گا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا نہیں بلکہ تو سو برس تک مرا رہا ہے، پس دیکھ اپنے کھانے اور پینے کی چیز کو کہ وہ سڑی گلی نہیں، اور اپنے گدھے کو بھی دیکھ! کیونکہ ہم چاہتے ہیں کہ تجھ کو لوگوں کے لئے نشان بنائیں اور ہڈیوں کو دیکھ! کیسے ان کو ترکیب دیتے ہیں، پھر ان پر گوشت چڑھاتے ہیں، پھر جب یہ سب کیفیت اس شخص پر ظاہر ہوگئی تو کہنے لگا: میں یقین رکھتا ہوں کہ بے شک اللہ تعالیٰ ہر شے پر قادر ہے۔''

''الم تر الی الذین خرجوا من دیارھم وھم الوف حذر الموت فقال لھم اللہ موتوا ثم احیاھم۔'' (البقرہ:۲۴۳)

ترجمہ: ''کیا آپ نے ان لوگوں کو نہ دیکھا؟ جو اپنے گھروں سے موت کے ڈر سے نکلے اور وہ کئی ہزار تھے، سو اللہ تعالیٰ نے ان سے فرمایا: مر جاؤ! (تو سب مر گئے) پھر ان کو زندہ کردیا۔''

فائدہ:

پہلی آیت مبارکہ میں حضرت عزیر علیہ السلام کا مرنے کے بعد زندہ ہونا اور دوسری آیت مبارکہ بنی اسرائیل کی کسی جماعت کا دعا سے مرنے کے بعد زندہ ہونا، اس بات کی واضح دلیل ہے کہ مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی قدرت سے زندہ ہونا ممکن ہے۔

مرزائی عقیدہ

انکار احیاءِ موتی

مرزا قادیانی اور مرزائی یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ کوئی شخص مرنے کے بعد زندہ نہیں کیا جاسکتا، ملاحظہ فرمائیں:

''کوئی اس بات کا ثبوت نہیں دے سکتا کہ کبھی حقیقی اور واقعی طور پر کوئی مردہ زندہ ہوگیا اور دنیا میں واپس آیا ہو۔''

(ازالہ اوہام ص:۶۴۰، خزائن ج:۳ ص:۴۴۵)

تنبیہ:

دیکھئے! کس طرح مرزا قادیانی اور اس کے پیروکار مذکورہ بالا دو واضح آیات کا انکار کررہے ہیں، جو بالاجماع کفر ہے؟

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

☆☆..........☆☆

پڑھے لکھے حضرات، اسکول، کالج کے طلباء و طالبات اور عوام الناس کے لئے سنہری موقع

ختم نبوت خط و کتابت کورس

گھر بیٹھے بذریعہ خط و کتابت عقیدہ ختم نبوت، حیات و نزول عیسیٰ علیہ السلام، ظہور مہدی علیہ الرضوان، خروج دجال اور موجودہ دور کے فتنوں کے متعلق معلومات حاصل کریں۔

داخلہ کے خواہشمند حضرات سادہ کاغذ پر اپنا نام، تعلیمی قابلیت اور مکمل پتہ (پوسٹل کوڈ) نیچے دیے گئے پتہ پر ارسال کریں:

ختم نبوت خط و کتابت کورس، پوسٹ بکس نمبر 1347 اسلام آباد

0333-5105991, 0322-5007006

کورس کی تکمیل پر ایک خوبصورت سند اور نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والوں کے لئے خصوصی تحائف

تذکرہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

مرسلہ: مولانا عبداللطیف تونسوی

امام اعظم ابوحنیفہؒ ۸۰ ہجری میں پیدا ہوئے۔ آپ کا سلسلہ نسب یوں ہے: نعمان بن ثابت بن طاؤس بن ہرمز بن نوشیرواں عادل مشہور بادشاہ سے سلسلہ نسب ملتا ہے۔

حلیہ مبارک:

صاحب جامع الاصول نے لکھا ہے: آپ میانہ قد، درازی مائل تھے، گندم گوں روشن چہرہ، خوش کلام فصیح اللسان، سخی، زاہد، متورع، علوم شریعت میں برگزیدہ عالم، اپنے اقران و معاصر میں بے مثال صاحب کمال تھے۔

حلم و بردباری:

حضرت عبداللہ بن مبارکؒ فرماتے ہیں: ''آپ حجرہ میں تھے، حضرت امام صاحبؒ کے علاوہ اور لوگ بھی تھے، اچانک ایک سانپ ظاہر ہوا، سب لوگ بھاگ گئے، آپ اپنی جگہ پر بیٹھے رہے، آپ بڑے صابر، حلیم الطبع تھے۔''

عبدالرزاق بن ہمامؒ کہتے ہیں: ''ایک مرتبہ ہم مسجد میں امام صاحبؒ کے ساتھ بیٹھے تھے، ایک شخص چہرہ چھپائے آیا اور امام صاحبؒ کو گالیاں دینے لگا، آپؒ کے احباب اس کو مارنے کے لئے اٹھے، آپؒ نے منع فرمایا، اس کو کہا: ''چلا جا ہم نے تجھے معاف کیا۔''

ابراہیم بن سعید جوہریؒ بیان کرتے ہیں کہ: ''ایک مرتبہ میں ہارون الرشید بادشاہ کے پاس حاضر تھا، قاضی ابو یوسفؒ وہاں آگئے، خلیفہ نے کہا: اے ابو یوسف! امام ابوحنیفہؒ کے کچھ اوصاف بیان کرو؟ تو قاضی ابو یوسفؒ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ''ما یلفظ من قول الا لدیہ رقیب عتید'' یعنی انسان جو بات کہتا ہے محافظ اس کے لئے تیار بیٹھا ہوتا ہے، مطلب یہ کہ میں جھوٹ نہیں بولتا، جو کہوں گا سچ کہوں گا، میرا علم ابوحنیفہؒ کے متعلق یہ ہے کہ آپ محرمات الٰہیہ سے بہت زیادہ بچنے والے تھے، اللہ تعالیٰ کی اطاعت کو دوست رکھتے تھے، دنیا والوں کی محبت سے بچتے تھے، آپ کی خاموشی طویل تھی، بیہودہ گو نہ تھے، دائم الفکر وسیع الظرف تھے، علم و مال کو خرچ کرنے والے تھے، کسی کی غیبت نہ کرتے، جس کا ذکر کرتے بھلائی سے کرتے تھے۔'' ہارون الرشید نے کہا: یہ اوصاف تو صالحین کے ہیں، کاتب کو کہا: ''یہ اوصاف لکھ لو اور میرے بیٹے کو پہنچاؤ اور اس کو کہو کہ یہ اوصاف یاد کرے۔''

ابن عمران موصلیؒ کہتے ہیں کہ: ''امام ابوحنیفہؒ میں دس صفات ایسی تھیں اگر کسی انسان میں دس خصلتوں میں سے ایک خصلت بھی ہو تو وہ اپنی قوم کا سردار اور رئیس ہوتا ہے یعنی ورع، صدق، سخاوت، فقہ، لوگوں کی مدارات، سچی مروت، جو بات سنے قبول کرے، زیادہ چپ رہنا، بات کرنے میں پختگی، دوست ہو یا دشمن اس کی مدد کرنا۔

حضرت امام رحمۃ اللہ علیہ کا علمی کمال:

سعید بن قطانؒ کہتے ہیں: ''ہم نے ابوحنیفہؒ سے زیادہ اچھی رائے کسی کی نہیں سنی۔''

امام شافعیؒ فرماتے ہیں: ''سب لوگ فقہ میں ابو حنیفہؒ کے عیال ہیں۔''

یزید بن ہارونؒ کہتے ہیں: ''میں نے کئی لوگوں کو دیکھا، پس میں نے ابوحنیفہؒ سے زیادہ عقل والا اور زیادہ افضل پرہیزگار نہیں دیکھا۔''

امام المحدثین ابوحفص کبیر عمرؒ کہتے ہیں: ''ایک مرتبہ اصحاب ابو حنیفہ اور اصحاب امام شافعی کے درمیان جھگڑا ہوگیا، ہر ایک فریق اپنے امام کو فضیلت دیتا تھا، ابوعبداللہ بن حفص کبیرؒ نے کہا کہ امام شافعیؒ کے اساتذہ شمار کرو، جب شمار کیا تو ۸۰ ہوئے، پھر انہوں نے کہا کہ حضرت امام ابوحنیفہؒ کے مشائخ کو شمار کرو، شمار کئے گئے تو چار ہزار ہوئے۔

حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ کے شاگرد جو درجہ اجتہاد تک پہنچے، ان کی تعداد چھتیس ہے، پھر دارالاسلام آپ کے اصحاب و کتابوں اور شاگردوں سے بھر گیا، آپ کے شاگردوں کی تعداد چار ہزار ہے، سب کے سب امام تھے، سب سے پہلے آپؒ نے کتاب الفرائض مرتب کی، احکام کا استنباط کیا، اجتہاد کے اصول و ضوابط، اصول فقہ کو مدون کرایا۔ امام صاحبؒ تقلید صحابیؓ کو واجب جانتے تھے، اکثر اقسام حدیث کو قیاس پر مقدم رکھتے تھے۔

شیخ فضیل بن عیاضؒ فرماتے ہیں: ''ابوحنیفہؒ کو جب کوئی حدیث پہنچتی اتباع کرتے، اگر صحابہؓ و قدمائے تابعینؒ سے کوئی بات پہنچتی تو اس کی بھی اتباع کرتے ورنہ اجتہاد کرتے اور رائے پر عمل کرتے۔''

منقبت اعلیٰ

امام صاحبؒ کے مناقب علیا میں سے ایک بڑی منقبت یہ ہے کہ آپؒ نے چند صحابہ کرام رضی اللہ

عنہم اجمعین کی زیارت کی اور ان سے حدیثیں سنی ہیں، ان کے نام یہ ہیں: حضرت سیدنا انس بن مالکؓ بصرہ میں، حضرت عبداللہ بن ابی اوفیؓ کوفہ میں حضرت سہل بن سعدانؓ مدینہ منورہ میں اور ابوالطفیل عامر بن واثلہؓ مکہ مکرمہ میں۔

شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ فرماتے ہیں: ''امام ابوحنیفہؒ کی فضیلت میں یہ بات کافی ہے کہ آپ صحابہ کرامؓ کے زمانہ میں پیدا ہوئے جو خیرالقرون کا دور تھا۔''

تلامذہ امام ابوحنیفہؒ

امام صاحبؒ کے شاگردان رشید ویسے تو کثیر التعداد ہیں، ان میں سے چند ایک جو آسمان شہرت کی بلندیوں کو پہنچے۔

(۱) حضرت امام قاضی ابو یوسفؒ، (۲) حضرت امام محمد بن حسن شیبانیؒ، (۳) حضرت امام ہذیل التیمیؒ، (۴) حضرت امام حسن بن زیادؒ، (۵) حضرت امام حماد بن ابی حنیفہؒ، (۶) حضرت امام عبداللہ بن مبارکؒ، (۷) حضرت امام داؤد بن نصرؒ الطائی، (۸) حضرت امام فضیلؒ بن عیاض، (۹) حضرت امام قاسم بن معن بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ۔

وفات

مروان بن محمد الاموی کے زمانہ میں ابن ہبیرہ نے حضرت امام صاحبؒ کو کوفہ کا قاضی مقرر کرنا چاہا، آپ نے انکار کیا، ابن ہبیرہ نے قسم کھائی: ''اگر آپ قبول نہ کریں گے تو کوڑے ماروں گا۔'' آپؒ نے جواب میں فرمایا: ''دنیا کی تکلیف آسان ہے، آخرت کے مقابلے میں'' ابن ہبیرہ نے آپ کو جیل میں ڈال دیا، کچھ عرصہ کے بعد رہا ہوئے۔ خلیفہ منصور عباسی نے پھر منصب قضا پیش کیا، آپ نے حسب سابق ٹھکرا دیا، آپؒ کے انکار پر ۹۰ کوڑے لگائے گئے، پھر آپؒ کو ستو پلانے کا حکم دیا، آپ اٹھ کر جانے لگے تو منصور نے پوچھا: کہاں جاتے ہو؟ آپ نے فرمایا: ''اپنے حبیب، یعنی موت کی طرف'' کیونکہ آپؒ نے محسوس فرمالیا کہ مجھے زہر پلایا گیا ہے، آپ نے قید خانہ میں بحالت سجدہ وفات پائی ۱۵۰ ہجری بھر ستر سال یہ آفتاب علم وعمل ہمیشہ کے لئے غروب ہوگیا۔

بنا کردند خوش رسمے بخاک وخون غلطیدن
خدا رحمت کنند ایں عاشقان پاک طینت را

شعبہ تبلیغ میں نئے مبلغین کا اضافہ

ملتان (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام یکم ذوالقعدہ ۱۴۳۰ھ سے ۲۹/محرم الحرام ۱۴۳۱ھ سولہ علماء کرام زیر تربیت رہے۔ جنہیں شامل نصاب بعض کتب مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور مولانا مفتی راشد مدنی مبلغ رحیم یار خان نے سبقاً پڑھائیں، کئی ایک کتب کا مطالعہ کرایا گیا۔ تقریباً دو سو صفحات پر مشتمل قادیانی عقائد وعزائم پر مقالہ تحریر کرایا گیا، سبقاً پڑھائی جانے والی کتب کا تحریری امتحان ہوا۔ رئیس قادیاں کی تلخیص کرائی گئی۔ شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے قادیانی کتب سے حوالہ جات کی تخریج کی نگرانی کی۔ امتحان میں اعلیٰ نمبروں پر کامیاب ہونے والے علماء کرام کو درج ذیل علاقوں میں معاون مبلغ رکھا گیا، وہ سینئر مبلغ کے ساتھ تقریباً تین ماہ تک کام کریں گے، آئندہ ہونے والی میٹنگ پر ان کی حتمی تقرری کی جائے گی۔

☆...... مولانا محمد آصف فاضل جامعہ مخزن العلوم خان پور، ملتان میں مبلغ اور ماہنامہ لولاک میں کام کریں گے۔

☆...... مولانا محمد یونس فاضل جامعہ باب العلوم کہروڑ پکا، سکھر کانفرنس منعقدہ ۱۴/مارچ مولانا محمد حسین ناصر کے ساتھ کام کریں گے، بعدازاں انہیں سندھ میں مبلغ مقرر کیا جائے گا۔

☆...... مولانا توصیف احمد، حضرت مولانا سعید احمد جلال پوری مدظلہ کی سرپرستی اور مولانا قاضی احسان احمد مبلغ کراچی کی رفاقت میں عملی تربیت حاصل کریں گے۔

☆...... مولانا اسد اللہ سعید، مولانا محمد علی صدیقی سے تھرپارکر، عمرکوٹ سندھ میں عملی تربیت حاصل کریں گے۔

☆...... مولانا خبیب احمد فاضل دارالعلوم مدنیہ بہاول پور، ۴/اپریل تک مولانا فقیر اللہ اختر کے ساتھ سیالکوٹ کانفرنس منعقدہ ۴/اپریل کے لئے کام کریں گے۔

☆...... مولانا محمد عرفان، مولانا عزیزالرحمٰن ثانی، مولانا عبدالنعیم رحمانی کی راہنمائی میں ضلع شیخوپورہ میں تبلیغی امور سرانجام دیں گے۔

☆...... مولانا محمد اقبال میلسی فاضل جامعہ ابوہریرہؓ میلسی، ڈیرہ غازی خان اور راجن پور میں مولانا عبدالرشید غازی اور مولانا عبدالعزیز لاشاری کی نگرانی میں کام کریں گے۔

ہفت روزہ ختم نبوت نئے آنے والے مبلغین کو خوش آمدید کہتا ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ پاک ان نوجوان علماء کرام کو آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے تحفظ کے لئے تازیست قبول فرمائیں۔

ہجرت کا سفر

مولانا محمد احمد

معلومات جمع کرنے کے جتنے وسائل آج ہمیں حاصل ہیں، وہ آج سے چودہ سو سال پہلے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو حاصل نہ تھے، آج کمپیوٹر اور نیٹ کے ذریعے چند لمحوں میں دنیا جہان کی لائبریریوں کو چھانا جاسکتا ہے، ظاہر ہے کہ یہ سہولتیں ان حضرات کو حاصل نہ تھیں، مگر پھر بھی وہ کردار والے اور ہم بدعمل ہیں، وہ عزتوں کی بلندیوں پر تھے اور ہم ذلت کی اتھاہ پستیوں میں، وہ ایمان کی معراج پر تھے اور ہم منافقت کی تاریکی میں اور یہ سب اس لئے کہ ہم نے اپنی زندگی سے قربانی کے اہم عنصر کو خارج کردیا ہے، ان مادی فانوسوں میں مست ہوکر ہم سفر ہجرت کے پُرخلوص اندھیروں سے غافل ہوگئے، ان نرم و ملائم بستروں نے ہمیں تپتی ہوئی ریت پر لٹائے جانے والے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے ناآشنا کردیا، ان ایئر کنڈیشنر گاڑیوں نے ہمیں راہ خدا کی پُرمشقت سواریوں سے بے بہرہ کردیا، ان زرق برق شاپنگ سینٹروں نے ہمیں دین اسلام کے حقیقی رعب و دبدبہ سے محروم کردیا۔

ہجرت مدینہ منورہ کے اسباب

مکہ کے سرداروں کے سامنے جب دین اسلام کی دعوت آئی تو انہوں نے قبول کرنے کی بجائے نہتے مسلمانوں پر ظلم ڈھانا شروع کردیا، تپتی ہوئی ریت پر لٹا کر بھاری پتھر سینے پر رکھ دینا، مار مار کر لہولہان کردینا، زبان کے تیروں سے زخمی زخمی کردینا، آروں سے چیر دینا، شعب ابی طالب میں تین سال تک محصور رکھنا، سختی، دھمکی اور لالچ کے ذریعہ دین سے دور رکھنے کی کوشش کرنا، الغرض یہ کہ کئی طریقے آزمائے، مگر یہ پہاڑوں جیسے حوصلوں والی جماعت سب کچھ برداشت کرتی رہی، حسب حکم کبھی ہاتھ نہ اٹھایا اور کبھی اپنے عزائم میں ذرہ برابر کم ہمتی کا ثبوت نہ دیا۔

جب اس چھوٹی سی جماعت کی اس دہکتی ہوئی بھٹی میں پوری طرح تربیت ہوچکی تو اب وہ وقت آچکا کہ اس بھٹی میں تیار ہونے والے یہ ہیرے پورے عالم میں اپنی تابانیاں پھیلائیں، ان ہیروں کی چمک دمک دنیا والوں کو دکھانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے ان پیاروں کے لئے مدینہ والوں کے دلوں کو کھینچ لیا۔

نبی کریم ﷺ کی انصار کو دعوت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حج کے موقع پر تشریف لے جاتے اور مختلف قبیلوں کو اسلام کی دعوت دیتے اور ابولہب بدبخت پتھر مارتے ہوئے اور شور مچاتے ہوئے کہتا جاتا:

"اے لوگو! اس کی نہ سننا، یہ تمہیں بلاتا ہے تاکہ لات اور عزیٰ (نامی بتوں) اور جنوں کی اطاعت کا طوق تم اپنی گردنوں سے توڑ پھینکو جو تمہارے دوست ہیں۔"

اس کے باوجود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت پر پہلے پہل ۱۰ نبوی میں خزرج کے چھ یا آٹھ آدمیوں نے اسلام قبول کیا۔

اللہ تعالیٰ کی شان

اللہ تعالیٰ کی یہ عجب شان ہے وہ نہ چاہے تو ان سرداران قریش کو ہدایت نصیب نہ ہو، جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ۵۳ سالوں کی امانت و دیانت کو بہت قریب سے دیکھا تھا اور وہ کسی کی طلب پر ہدایت دینا چاہے تو سینکڑوں میل دور رہنے والے انصاری قبیلوں اوس و خزرج کے لوگوں کو ہدایت نصیب ہوجائے، جنہوں نے چند لمحے دعوت کے کلمات سنے۔

بیعت عقبہ اولیٰ و ثانیہ

دوسرے سال ۱۱ نبوی میں بیعت عقبہ اولیٰ ہوئی، جس میں بارہ آدمیوں نے بیعت کی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو بھیجا، جن کی حکمت افروز دعوت سے مدینہ سے قبا تک دین اسلام پھیل گیا۔

اس کے اگلے سال ۱۳ نبوی میں بیعت عقبہ ثانی ہوئی، جس میں ۷۳ مرد اور دو عورتیں شامل تھیں، یہ بیعتیں زندگی اور موت کی وفاداریوں کی بیعتیں تھیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا عباس رضی اللہ عنہ (جو اس وقت تک مسلمان نہ ہوئے تھے) نے انصار سے کہا:

"تمہیں معلوم ہے کہ قریش محمد کے جانی دشمن ہیں، اگر تم ان سے کوئی عہد کرنے لگو تو پہلے یہ سمجھ لینا کہ یہ سرخ و سیاہ لڑائیوں کو دعوت دینا ہے، جو کچھ کرو سوچ سمجھ کر و ورنہ بہتر ہے کہ کچھ نہ کرو۔"

مگر یہ سب کچھ جانتے ہوئے انصار صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے کسی گناہ کو نہ کرنے کی بیعت کی اور اس بات کی بھی کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں جا بسیں تو یہ اپنے اہل و عیال کی طرح ان کی مدد کریں گے، ان ایمان والوں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! ہماری بھی تسلی فرمادیجئے کہ

آپ ہمیں چھوڑ تو نہ دیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکرا کر فرمایا: ''نہیں! تمہارا خون میرا خون ہے، تم میرے اور میں تمہارا ہوں، میرا جینا مرنا تمہارے ساتھ ہوگا۔''

صحابہ کرامؓ کی ہجرت

نبوت کے تیرھویں سال ہجرت کا حکم ہوا تو حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اپنے محبوب شہر مکہ مکرمہ کو دین کی خاطر چھوڑنے کا فیصلہ کرلیا، مگر مسلمانوں کی ہجرت کوئی ہنسی کھیل نہ تھا، جسے قریش مکہ بخوشی قبول کر لیتے، صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کی راہیں روکنے کے لئے ان سے جو ہو سکا، انہوں نے کیا، بعض کو اپنا پورا مال قریش کے حوالے کرنا پڑا، بعض سے ان کی بیوی بچے چھین لئے گئے۔

دار الندوۃ کا اجلاس

جب اکثر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین مدینہ پہنچ چکے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی وحی کے مطابق ہجرت کا عزم فرمالیا، ایسے میں سرداران قریش کا ایک بڑا اجلاس دار الندوۃ میں ہوا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا کیا جائے، قید کرنے اور جلا وطن کی تجویزوں کو مسترد کیا گیا اور اس پر سب کا اتفاق رائے ہوا کہ سارے قبیلے مل کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کردیں (نعوذ باللہ)، اس طرح یہ خون سارے قبیلوں پر تقسیم ہو جائے گا، چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کا محاصرہ کرلیا گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو امانتیں سپرد کیں کہ یہ امانتیں ان کے مالکوں کو پہنچائیں اور راتوں رات آپ صلی اللہ علیہ وسلم سورۃ یٰسین کی ابتدائی آیتیں پڑھتے ہوئے اور ان کافروں کے سروں پر مٹی پھینکتے ہوئے ان میں سے اس طرح نکلے کہ ان میں سے کسی کی نگاہ آپ پر نہ پڑسکی۔

رفیق سفر

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے اور انہیں اللہ تعالیٰ کا حکم سنایا اور جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں رفیق سفر ہونے کی خوشخبری سنائی تو خوشی سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رو پڑے، جلدی سے سامان سفر تیار کیا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دو اونٹنیاں اس غرض سے پہلے سے تیار کی ہوئی تھیں، پورے سفر ہجرت میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا غلام اور بیٹی حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا قریش سے چھپتے چھپاتے ان حضرات کو کھانا وغیرہ پہنچاتے رہے۔

دردناک منظر

کیا دردناک منظر تھا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے محبوب شہر مکہ کو چھوڑ رہے تھے، جس سے زندگی بھر کی حسین یادیں وابستہ تھیں، آپ نے شہر مکہ کو مخاطب کرکے فرمایا: ''اے مکہ! تو کتنا پیارا شہر ہے اور مجھے کس قدر عزیز و محبوب ہے، اگر میری قوم مجھے تجھ سے نہ نکالتی تو میں کسی اور جگہ سکونت اختیار نہ کرتا۔''

آنحضرت ﷺ کی تلاش

صبح کو جب قریش جوانوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو پشیماں ہوئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گرفتار کرکے لانے پر ایک سو اونٹنیوں کے انعام کا اعلان کیا۔

غار ثور

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے تین دن تک غار ثور میں پناہ لی، اس موقع پر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے محبت رسول کی وہ سچی داستانیں رقم کیں کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ یہ کہنے پر مجبور ہوئے: ''مجھے دل سے یہ بات پسند ہے کہ میری زندگی کے سارے اعمال کا مجموعہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ایک دن اور ایک رات کے برابر ہوجائے۔'' رات غار ثور کی اور دن وہ جس میں آپؓ نے زکوۃ سے انکار کرنے والوں کے خلاف اکیلے جہاد کا اعلان فرمایا۔

سراقہ بن مالک تعاقب میں

سراقہ بن مالک انعام حاصل کرنے کی غرض سے ان حضرات کے تعاقب میں نکلا اور جب ان کے بالکل قریب آگیا تو اس کے گھوڑے نے دو مرتبہ ٹھوکر کھائی اور تیسری مرتبہ گھوڑے کے اگلے دونوں پاؤں زمین میں دھنس گئے، اس پر سراقہ سمجھ گیا کہ ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد ہے، اس نے کہا: ''میں جانتا ہوں کہ آپ کا پیغام دنیا میں پھیل کر رہے گا اور آپ لوگوں کی گردنوں کے مالک ہوں گے، اس لئے مجھ سے وعدہ کیجئے کہ آپ کی سلطنت کے دور میں جب میں آپ کے پاس آؤں تو آپ میرے ساتھ عزت کا معاملہ کریں گے'' اس کے کہنے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے اس کے نام امن نامہ لکھوادیا، جو اس نے غزوۂ طائف بعد جعرانہ کے مقام پر پیش کرکے امان حاصل کی۔ اس موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: اے سراقہ! اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا، جب تم کسریٰ کے کنگن پہنو گے۔'' حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دور میں جب کسریٰ ناکام ہوا اور اس کے کنگن سامنے آئے تو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضرت سراقہ کو کسریٰ کے یہ کنگن پہنائے۔ قدرت الٰہی کی کرشمہ سازی دیکھئے کہ گرفتار کرنے کے ارادے سے آنے والے سراقہ کو اللہ کریم نے ایمان سے نوازا کر کیسی عزت افزائی فرمائی۔

ام معبد کے ہاں

سفر ہجرت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک خاتون ام معبد کے پاس سے گزرے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی ایک لاغر اور بیمار بکری کے تھنوں پر ہاتھ پھیر کر دعا فرمائی، اس بیمار بکری کے تھنوں سے اس قدر دودھ جاری ہوا کہ سب کے سیر ہوکر پینے کے بعد بھی بچ رہا، شام کو شوہر ابوسعید کے آنے پر اس خاتون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سراپا اور اخلاق سے متعلق فصیح و بلیغ زبان میں جو دلکش نقشہ کھینچا، اس پر عقل انگشت بدنداں ہے۔ (ملاحظہ ہو طبقات ابن سعد، رحمۃ للعالمین)

قبا تشریف آوری

پورا شہر مدینہ کتنے دنوں سے آپ کی آمد کا منتظر تھا، بالآخر آپ کی آمد پر پورا شہر اللہ اکبر جاء رسول اللہ (اللہ اکبر رسول اللہ تشریف لے آئے) کی آوازوں سے گونج اٹھا۔ اہل مدینہ پر اس قدر خوشی کا دن اس سے پہلے نہ آیا تھا، پورے مدینہ کے مرد، عورتیں، بچے بڑے سب استقبال کے لئے موجود ہیں، گزرگاہیں اور راستے جاں نثاروں اور تابعداروں سے پُر ہیں، انصار کی چھوٹی چھوٹی بچیاں شعر پڑھ رہی ہیں:

طلع البدر علینا
من ثنیات الوداع
وجب الشکر علینا
ما دعا للہ داع
ایھا المبعوث فینا
جئت بالامر المطاع

ترجمہ: ''قافلوں کے رخصت ہونے والے پہاڑ کے اس موڑ سے آج چودھویں کا چاند نکل آیا۔ ''جب تک دنیا میں اللہ تعالیٰ کا ایک بھی نام لینے والا رہے گا ہم پر شکر ادا کرنا واجب رہے گا۔ اے وہ ذات پاک جس کو ہم میں بھیجا گیا ہے آپ واجب الاطاعت ہیں۔''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد قبا کی تعمیر کروا کر قیامت تک کے امتی کو تعلیم دی کہ ہمارا اولین و بنیادی مرکز مسجد ہے جو سب سے پہلے تعمیر کی جانی چاہئے۔ مسجد کی تعمیر کے لئے بذات خود پتھر اٹھا اٹھا کر لا رہے تھے، جاں نثار کہتے: ''آپ پر ہمارے ماں، باپ قربان ہوں'' آپ چھوڑ دیں ہم اٹھالیں گے، آپؐ ان کی بات مان لیتے، لیکن پر ایک اور وزنی پتھر اٹھا لیتے، اس سے آپ کی تعلیمات واضح ہوئیں کہ قوم کا رئیس ان کا خادم ہوتا ہے، خدمت میں وہ کسی سے پیچھے نہیں رہتا، قبا میں آپؐ نے چار دن یا چودہ دن قیام فرمایا، قبا سے شہر مدینہ کو روانہ ہوتے ہوئے راستے میں بنی سالم کے محلّہ میں پہلا خطبہ دیا، جمعہ پڑھایا، آپ مدینہ مرکزی شہر کو تشریف لے جارہے تھے تو قبا سے مدینہ تک دونوں طرف تابعداروں کی صفیں تھیں، ہر ایک قبیلہ آ کر عرض کرتا: ''حضور! یہ گھر ہے، یہ مال ہے، یہ جان ہے۔'' معصوم بچیاں پڑھ رہی تھیں:

نحن جوار من بنی النجار
یا حبذا محمدا من جار

ترجمہ: ''ہم خاندان نجار کی لڑکیاں ہیں، واہ کیا خوب! محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہی بہترین پڑوسی نصیب ہوئے ہیں''

آپ کی اونٹنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے مامور تھی، سیدھی جا کر حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے مکان پر جا ٹھہری، یہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (مسجد نبوی کے ساتھ حجروں کی تعمیر تک) سات ماہ قیام کیا، اس اثنا میں حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے خدمت اور ادب کی انتہا کردی، مدینہ میں آپؐ نے یتیم بچوں کو جگہ کی قیمت دے کر مسجد نبوی کی تعمیر فرمائی، یہ بچے بلا معاوضہ جگہ دینا چاہتے تھے، مگر آپؐ نے قیمت دے کر جگہ خریدی، ہجرت کا یہ مبارک سفر ہمیں تعلیم دیتا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں ہر طرح کی قربانی پیش کرنے کے لئے تیار ہوں، اللہ کریم ہمیں دین کی روح کو سمجھنے اور اس پر عمل کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین۔ ☆☆

حافظ نصرت اللہ رحمۃ اللہ علیہ کا سانحہ ارتحال

حافظ نصرت اللہ منڈی یزمان ضلع بہاولپور کی ہردلعزیز شخصیت تھے۔ تقسیم ہند کے بعد جب چک نمبر ۱۰۸۔ ڈی بی آباد ہوا تو موصوف کو زمینیں الاٹ ہوئیں اور انہوں نے چک مذکورہ میں تعلیم القرآن کا مدرسہ قائم کیا، جس میں تجوید و قرأۃ کے ساتھ حفظ کا معیاری انتظام کیا، کچھ عرصہ درجہ کتب کا سلسلہ بھی جاری رہا، نرینہ اولاد نہیں تھی، مدرسہ کے طلبا کو اپنی اولاد سمجھتے تھے، ایک عرصہ سے بیمار چلے آرہے تھے، گزشتہ دنوں ان کا انتقال ہوگیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کی وفات سے علاقہ ایک قائم اللیل، صائم النہار شخصیت کی دعاؤں سے محروم ہوگیا۔ ان کی نماز جنازہ جامعہ خیرالمدارس ملتان کے استاذ الحدیث حضرت مولانا منظور احمد مدظلہ نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن جالندھری، مولانا محمد اسحاق مبلغ بہاولپور نے شرکت کی۔ موصوف مولانا جالندھری کے خیرالمدارس کے تعلیم کے زمانہ کے ساتھیوں میں سے تھے۔ موصوف کو سینکڑوں آدمیوں نے آہوں اور سسکیوں کے ساتھ سپرد خاک کیا۔ اللہ پاک ان کی قبر پر اپنی رحمتوں کی گھٹائیں نازل فرمائیں اور ان کے قائم کردہ مدرسہ کو ان کے لئے صدقہ جاریہ فرمائیں۔

خبریں بہ ایک نظر

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا چھ روزہ تبلیغی دورہ جھنگ

جھنگ (حافظ غلام حسین) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی چھ روزہ تبلیغی دورہ پر جھنگ تشریف لائے۔ موصوف نے ۱۰/جنوری ۲۰۱۰ء صبح کی نماز کے بعد جامع مسجد اللہ والی نواں شہر جھنگ صدر میں درس دیا۔ بعد نماز ظہر معہد الفقیر میں جامعہ کے اساتذہ کرام اور طلبا سے خطاب کیا۔ موصوف نے مرزا قادیانی کے کذاب و دجال ہونے کے پندرہ عام فہم دلائل بیان کئے۔ جنہیں معہد الفقیر کے طلبا نے نوٹ کیا اور اساتذہ نے سراہا بعد نماز عشاء جامع مسجد ٹھنڈی جھنگ شہر میں خطاب کیا، داعی قاری غلام سرور تھے۔

۱۱/جنوری بعد نماز فجر جامع مسجد رحمۃ للعالمین میں عقیدۂ ختم نبوت کی عظمت واہمیت پر خطاب کیا۔ بعد نماز ظہر جامعہ معہد الفقیر میں رفع ونزول مسیح علیہ السلام کے عنوان پر خطاب کیا۔ معہد الفقیر ملک کے نامور شیخ طریقت مولانا پیر ذوالفقار احمد نقشبندی مدظلہ کے زیر اہتمام چلنے والا تعلیمی ادارہ ہے، جو تقریباً ۳۲ بیگھوں (۱۲۸ کنال) پر مشتمل ہے۔ جامعہ میں ڈیری فارم، مرغی فارم، خرگوش، مور، گھوڑوں کے فارم، ماربل فیکٹری اور اینٹوں کا بھٹہ ہے۔ جامعہ میں پانی کے حصول کے لئے دو ٹیوب ویل لگائے گئے ہیں اور بھی حیرت انگیز صنعتیں بنائی گئی ہیں۔ جامعہ آمدنی میں خود کفیل ہے اور پیر صاحب موصوف کا حلقہ ان کا بھرپور معاون ہے۔ بعد نماز عشاء جامع مسجد شیخ لاہوریؒ میں بھرپور اجتماع سے خطاب کیا۔

۱۲/جنوری بعد نماز فجر جامع مسجد قاضیاں والی میں عقیدہ ختم نبوت کے عنوان پر خطاب کیا۔

۱۲/جنوری بعد نماز ظہر العصر تعلیمی مرکز پیر محل میں مفتی محمد شیراز فاضل جامعہ باب العلوم کہروڑ پکا کی دعوت پر مولانا غلام حسین مبلغ جھنگ کی قیادت میں مولانا غلام اللہ انور اور مولانا شجاع آبادی پر مشتمل ایک وفد نے اساتذہ وطلباء کے اجتماع سے خطاب کیا۔ اس سے قبل مولانا محمد عمر لدھیانوی اور اہلیہ محترم مولانا محمد عبداللہ لدھیانوی مدظلہ کی رحلت پر ان کے پسماندگان مولانا مجیب الرحمٰن لدھیانوی، چوہدری ثناءاللہ دیول ایڈووکیٹ اور محمد عبیداللہ لدھیانوی سے تعزیت کا اظہار کیا اور مرحومین کی مغفرت کی دعا کی۔ بعد نماز مغرب مولانا شجاع آبادی نے روشن مسجد میں امام مہدیؒ کے ظہور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول، دجال کے خروج کے عنوان پر خطاب کیا جبکہ مولانا غلام حسین نے جامع مسجد رحمانیہ میں درس دیا۔

۱۳/جنوری بعد نماز فجر جامع مسجد محلہ باغوالہ جھنگ صدر میں اسلام میں عقیدۂ ختم نبوت کی عظمت و اہمیت کے عنوان پر خطاب کیا جبکہ مولانا غلام حسین نے جامع مسجد حق نواز شہید میں درس دیا۔ بعد نماز ظہر جامعہ محمودیہ جھنگ صدر میں اساتذہ وطلبا کی تربیتی نشست سے حافظ غلام حسین اور مولانا شجاع آبادی نے خطاب کیا۔ بعد نماز عشاء جامع مسجد ختم نبوت، ختم نبوت گیٹ جھنگ صدر میں رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت عموی کے عنوان پر خطاب کیا۔

۱۴/جنوری بعد نماز فجر جامع مسجد الجبار نیا شہر میں درس قرآن کے اجتماع سے خطاب کیا۔ بعد نماز مغرب جامعہ عثمانیہ نیا شہر میں مولانا محمد الیاس بالاکوٹی کی دعوت پر مبلغین ختم نبوت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور حافظ غلام حسین نے خطاب کیا۔

۱۵/جنوری بعد نماز فجر جامع مسجد شیریں میں درس دیا۔ مولانا شیریںؒ فاضل دیوبند تھے، سوات کے علاقہ کے رہنے والے تھے، جامع مسجد بنائی۔ ۲۶/مارچ ۱۹۶۹ء کو فاروق اعظمؓ کے نام سے بنائے گئے گیٹ پر سے نام ہٹانے کے مطالبہ پر مولانا شیریںؒ شیعہ کی گولی سے شہید ہوئے ان کے ساتھ پانچ چھ اور نوجوان بھی دہشت گردی کا شکار ہوئے۔ جمعۃ المبارک کا خطبہ جامع مسجد تقویٰ جھنگ سٹی میں دیا، تین بجے کی کوچ سے ملتان کے لئے روانہ ہوگئے۔ مولانا شجاع آبادی نے اہلسنت والجماعت کے سربراہ مولانا محمد احمد لدھیانوی حفظہ اللہ سے بھی ملاقات کی اور ان سے مختلف امور پر گفتگو ہوئی۔ مولانا کے دورہ سے جھنگ میں خوب چہل پہل اور رونق رہی اور عوام میں عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت کے سلسلہ میں بیداری کی لہر دوڑ گئی۔

مولانا مفتی منظور احمد تونسویؒ کے لئے دعائے مغفرت

کوئٹہ (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں مولانا عبدالواحد، مولانا قاری عبداللہ منیر، مولانا انوار الحق حقانی، مولانا عبدالرحیم رحیمی، مولانا محمد یوسف نقشبندی، حاجی تاج محمد، حاجی خلیل الرحمٰن، حاجی نعمت اللہ خان، حاجی فیاض حسن سجاد، حاجی زاہد رفیق، قاری محمد عثمان تونسوی، غلام یٰسین تونسوی، مولانا یٰسین عباسی، حافظ حمزہ ملوک، قاری محمد یونس جلال پوری نے جامعہ قاسم العلوم ملتان کے سابق مدرس وصدر مفتی منظور احمد تونسویؒ کی وفات پر نہایت رنج وغم کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ مرحوم ایک منجھے ہوئے عالم دین اور دور حاضر کے مسائل پر نظر رکھنے والے مفتی تھے۔ مفتی صاحبؒ نے مولانا مفتی محمودؒ مولانا محمد موسیٰ روحانی بازی اور حکیم العصر مولانا عبدالمجید جیسے علماء سے علوم نبوت حاصل کئے۔ آخر میں حضرت مفتی صاحب کے لئے فاتحہ خوانی اور دعائے مغفرت کی گئی۔

حلقہ بلدیہ ٹاؤن میں ختم نبوت پروگرامز کا انعقاد

کراچی (رپورٹ: محمد صابر خان، سید محمد شاہ) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے زیراہتمام حلقہ بلدیہ ٹاؤن میں گزشتہ دنوں پانچ پروگرام منعقد کیے گئے۔

پہلا پروگرام:

جامع مسجد عائشہ سیکٹر ۸-سی میں منعقد ہوا، جمعۃ المبارک کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے مولانا قاضی احسان احمد نے کہا کہ جس طرح عقیدہ توحید اسلام کی بنیاد ہے، ٹھیک اسی طرح عقیدہ ختم نبوت بھی اسلام کی بنیاد اور اساس ہے۔ اگر کوئی شخص عقیدہ توحید کے اقرار کے ساتھ نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج تمام ارکان اسلام کا اقرار کرتا ہے، مگر عقیدہ ختم نبوت کا انکار کرتا ہے تو ایسا شخص اسلام کے اجماعی اور قطعی عقیدہ کا منکر ہونے کی وجہ سے دائرہ ایمان و اسلام سے نکل جائے گا۔ نماز جمعہ اور عربی خطبہ مولانا سید شاہ حیدری نے دیا۔

دوسرا پروگرام:

جامع مسجد معراج مصطفی گلشن غازی میں مولانا محمد عبداللہ کی نگرانی میں بعد نماز عصر منعقد ہوا۔ کراچی کے مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے خطاب کیا، انہوں نے کہا کہ دنیا میں ہر رشتہ دار اپنے دوسرے رشتہ دار سے اپنا حق مانگتا ہے، ماں، باپ، بیٹا، بیٹی، بہن، بھائی، شوہر، بیوی غرضیکہ تمام رشتے اپنے حقوق کی بات کرتے ہیں ہرایک رشتہ دار معمولی حق تلفی پر ناراض اور دشمن بن جاتا ہے، خونی رشتہ کے باوجود لڑائی جھگڑے پیدا ہوجاتے ہیں، مگر افسوس کی بات ہے کہ آج کا مسلمان کتنا بے حس ہوچکا ہے کہ محسن انسانیت، شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم کے حقوق کی ادائیگی کی اس کو پرواہ تک نہیں ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں سے ملتا ہے، ان کی مصنوعات استعمال کرتا ہے، کل قیامت والے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ لوگ کیا شکل دکھائیں گے؟ پروگرام کے اختتام پر مولانا اپنے رفقاء اور مولانا محمد سعید الرحمٰن کے ہمراہ ختم نبوت کے بزرگ کارکن فرحت اللہ خان کے گھر گئے، جہاں انہوں نے ان کے بیٹے عبداللہ کی صحتیابی کے لئے دعا کی۔

تیسرا پروگرام:

سلیمانیہ مسجد غوث نگر میں بعد نماز مغرب مولانا محمد عمرزادہ کی زیرسرپرستی منعقد ہوا، مولانا قاضی احسان نے پون گھنٹہ نہایت سحرانگیز انداز میں حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور رفعت کو بیان کیا۔

چوتھا پروگرام:

جامع مسجد عمر آفریدی کالونی میں مولانا عنایت اللہ اور عبدالرزاق کی معاونت سے بعد نماز عشاء منعقد ہوا، جس میں مولانا قاضی احسان احمد نے امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کا تذکرہ کیا اور ان کی خدمات ختم نبوت اور تردید قادیانیت پر ایمان پرور اور وجد آفریں انداز میں روشنی ڈالی مولانا قاضی احسان احمد نے کہا کہ مال، جان، عزت و آبرو اور ایمان تمام چیزیں بہت قیمتی ہیں، مگر یاد رکھیں کہ اگر آدمی کی جان جانے کا خطرہ لاحق ہو اور جان مال دے کر بچ سکتی ہو تو مال دے کر جان بچالینا ضروری ہے، انہوں نے کہا کہ اسی طرح اگر کسی انسان کی عزت وآبرو خطرہ میں پڑجائے اور اس کی شرافت اور پاکدامنی کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہو تو اس کے بچانے اور محفوظ رکھنے کے لئے مال، جان سب قربان کرنا پڑے تو کردو، مزید کہا کہ اگر ایمان ضائع ہونے کا اندیشہ ہو یعنی ایمان کے ڈاکو اور لٹیرے اس کے ایمان کو چھیننے کے درپے ہوجائیں تو اپنی اس قیمتی ترین اور دنیا و مافیہا کی سب سے اہم چیز ایمان کو بچانے کے لئے اپنا مال، جان، عزت سب کچھ قربان کردینا چاہئے، ایمان کی حفاظت اور بقا یہ ابدی اور دائمی نفع بخش سودا ہے، اس لئے اس اثاثہ سے ہاتھ نہیں دھونے چاہئیں ایمان کش فتنوں سے اپنے ایمان کی حفاظت ازبس ضروری ہے۔

پانچواں پروگرام:

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے مبلغ مولانا قاضی احسان احمد کا پانچواں پروگرام بھائی عبید اور تاج حسین کے تعاون سے ڈیرہ صوفی بلدیہ ٹاؤن میں رات ۹ بجے منعقد ہوا۔ مدرسہ حقانیہ اور جامع مسجد بلال کے ہردلعزیز خطیب مولانا مفتی فیض الحق نے ابتدائی گفتگو فرماکر پروگرام کا آغاز اور غرض وغایت بیان کی۔ پروگرام کی سب سے بڑی خصوصیت نوجوان، اسکول، کالج اور سیاسی تنظیموں کے مقتدر احباب کی کثیر تعداد میں شرکت تھی، تقریباً ساٹھ ستر کے قریب احباب، جذبہ عشق رسالت سے سرشار پروگرام میں شریک ہوئے اور ختم نبوت کا کام کرنے کے لئے اپنے عزم کا اظہار کیا۔ پروگرام میں قاری سیف الرحمٰن، مولانا گل زمان، قاری گلزار احمد، محمد رفیق، ابراہیم خانی اور دیگر معززین علاقہ نے شرکت کی۔ پروگرام کے اختتام پر مولانا قاضی احسان احمد اپنے رفقاء کے ہمراہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قانونی مشیر منظور احمد میو راجپوت کے معاون وکیل محمد یوسف ایڈووکیٹ کے والد گرامی حاجی عبدالرشید کی نماز جنازہ میں شرکت کے لئے گئے۔ رات ۱۱ بجے جامع مسجد فردوس کے باہر نماز جنازہ ہوئی، رب کریم مرحوم حاجی عبدالرشید کی مغفرت فرمائے۔

اللہ تعالیٰ ان تمام پروگراموں کو قبول فرمائے اور جملہ احباب کی مساعی کو شرف قبولیت نصیب فرماتے ہوئے ذریعہ نجات بنائے۔ آمین۔

قادیانی مردہ کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن سے روک دیا گیا

ڈیرہ غازی خان (رپورٹ: مولانا عبدالعزیز لاشاری) ۷/ جنوری ۲۰۱۰ء مطابق ۲۰/ محرم الحرام ۱۴۳۱ھ جمعرات کو ڈیرہ غازی خان شہر کے قریب قصبہ کوٹ ہیبت کے قادیانی اپنے ایک نوجوان اللہ دتہ قادیانی کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کر رہے تھے کہ کسی مسلمان نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سرگرم کارکن قاری محمد اسماعیل کو فون پر اطلاع کی، قاری صاحب فون سنتے ہی قبرستان پہنچ گئے۔ قادیانی اپنے مردہ کو قبر میں اتار رہے تھے کہ قاری صاحب نے قادیانیوں کو خبردار کیا: ''رک جاؤ! یہ مسلمانوں کا قبرستان ہے، اگر تم نے اپنا یہ مردہ دفن کیا تو ہم ایک گھنٹہ میں اس کو قبر سے نکال کر باہر پھینک دیں گے۔'' یہ خبر پھیل گئی اور علاقہ کے مسلمان بھی قبرستان میں پہنچ گئے۔ مسلمانوں کے ان جذبات کو دیکھ کر قادیانی اپنا مردہ واپس لے جانے پر مجبور ہو گئے۔ اس واقعہ کی اطلاع مولانا عبدالرحمن غفاری امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ڈیرہ غازی خان نے ڈی ایس پی سیف اللہ خٹک کو فون پر کر دی، ان کے حکم پر صدر تھانہ کی پولیس موقع پر پہنچ گئی، پولیس کو دیکھ کر قادیانی اور بھی بوکھلا گئے اور اپنا مردہ واپس لے گئے۔ اس واقعہ کے بعد جامع مسجد پیارے والی ڈیرہ غازی خان میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا اجلاس ہوا، جس میں مولانا محمد اسحاق، مولانا غلام اکبر ثاقب، قاری محمد اسماعیل، مولانا عبدالعزیز لاشاری، مولانا عبدالقدوس چشتی، مولانا محمد اسلم سلفی اور دیگر علماء کرام شریک ہوئے اور اجلاس میں کوٹ ہیبت کے مسلمانوں کو خراج تحسین پیش کیا گیا۔ ڈیرہ غازی خان کی پولیس کا بھی شکریہ ادا کیا گیا۔ واضح رہے کہ ۱۹۸۴ء سے آج تک ضلع ڈیرہ غازی خان کی مجلس تحفظ ختم نبوت مسلمانوں کے قبرستانوں سے قادیانیوں کے ۳۵ مردے نکال چکی ہے۔ یہ سب مولانا صوفی اللہ وسایا رحمۃ اللہ علیہ کی محنت کا ثمرہ ہے کہ ضلع ڈیرہ غازی خان کے مسلمانوں کے دلوں میں قادیانیوں کے خلاف ایسے جذبات پیدا ہوئے۔

حلقہ اسٹیل ٹاؤن میں ہفتہ واری خصوصی اجلاس اور مشاورت

کراچی (پ ر) گزشتہ کئی ہفتوں سے حلقہ اسٹیل ٹاؤن میں عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور تردید قادیانیت کے سلسلہ میں احباب کی کوششوں سے اجلاس منعقد کئے جا رہے ہیں، اب تک تسلسل کے ساتھ چار ہفتہ واری اجلاس عمومی اور خصوصی منعقد ہو چکے ہیں، جن میں مختلف علماء کرام نے شرکت کی۔ پہلے اجلاس میں حضرت مولانا صادق شاہ صاحب نے خصوصی خطاب کیا، دوسرے اور تیسرے اجلاس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے خطاب کیا جبکہ چوتھے اجلاس میں حلقہ ملیر کے نگراں مولانا محمد اسحاق نے بیان کیا۔ ان اجلاس میں علماء کرام اور کارکنوں نے بھرپور تعداد میں شرکت کی۔ حلقہ اسٹیل ٹاؤن میں عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کا اہم کام جوش و جذبہ کے ساتھ جامع مسجد المصطفیٰ کے خطیب بزرگ عالم دین حضرت مولانا صادق شاہ صاحب کی نگرانی میں کیا جا رہا ہے، مولانا موصوف اپنی پیرانہ سالی کے باوجود عقیدہ کی اہمیت کے پیش نظر خوب دلچسپی اور فکر کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ علاقہ کے نوجوان رفقاء نے بھی کام کرنے کا بھرپور عزم کر رکھا ہے اور آئے روز نئے نئے پروگرام منعقد کئے جا رہے ہیں۔ مولانا جنید، مولانا محمد اسحاق اور محمد عمر خوب محنت اور جانفشانی سے کام میں مصروف ہیں۔ آئندہ ماہ ربیع الاول میں منعقد ہونے والی سیرۃ النبی کانفرنس کے انعقاد کے سلسلہ میں بھی مشورہ ہوا، تمام احباب کی رائے کے مطابق ۱۰ ربیع الاول ۲۵/ فروری ۲۰۱۰ء کو جلسہ طے کیا گیا، جس میں حضرت مولانا سعید احمد جلال پوری، شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا قاری احسان اللہ نقشبندی اور دیگر مہمانانِ گرامی کی آمد متوقع ہے۔ رب کریم جملہ احباب و رفقاء کی محنت کو شرف قبولیت نصیب فرمائے ختم نبوت کے کام کو اہل علاقہ کے لئے خیر اور تقویت ایمان کا ذریعہ بنائے۔ آمین۔

اٹھائیسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس ٹنڈو آدم اپریل میں رکھنے کا فیصلہ

ٹنڈو آدم (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما علامہ احمد میاں حمادی کی زیر صدارت ایک اہم اجلاس دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈو آدم میں ہوا، جس میں مولانا راشد مدنی، مولانا محمد طاہر مکی، حافظ محمد زاہد حجازی، حافظ محمد طارق حمادی، مقامی امیر حاجی محمد عمر جونیجو، ناظم منور حسین قریشی، ڈاکٹر خالد آرائیں، ماسٹر شاہنواز ابڑو، ارشاد احمد قریشی، حافظ محمد فرقان انصاری سمیت تمام عہدیداروں نے شرکت کی، اس موقع پر ٹنڈو آدم کے مبلغ مولانا راشد مدنی نے شرکاء اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مسلمان بھوک پیاس برداشت کر سکتا ہے مگر توہین رسالت پر خاموش نہیں رہ سکتا، جسے اپنا نبی، اپنی جان و مال عزت و آبرو سے عزیز نہیں وہ کامل ایمان والا بھی نہیں، افسوس

نے کہا کہ توہین رسالت کے قانون کو ختم کرنے میں حکومت کے لئے خود مسائل پیدا ہو جائیں گے اب تک کسی توہین رسالت کے مجرم کو پورے پاکستان میں سزائے موت نہیں سنائی گئی، مسلمان توہین رسالت قانون کے تحت عدالت کا دروازہ کھٹکھٹاتے ہیں لیکن اگر یہ قانون نہ ہوگا تو مسلمان اپنے نبی کی عزت و ناموس کو بچانے کے لئے خود میدان میں نکل آئیں گے۔ انہوں نے کہا کہ کیا قادیانیوں کو ہم اپنے نبی کو جھوٹا اور مرزا غلام احمد قادیانی کو سچا کہنے کی اجازت دیدیں؟ یہ نہیں ہوسکتا، اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے علماء کرام نے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کو آئین کا پابند بنایا جائے، اعلیٰ عہدوں سے ہٹا کر مسلمانوں کو بھرتی کیا جائے، توہین رسالت کے قانون میں کسی قسم کی ترمیم نہ کی جائے، خطاب کے بعد اجلاس میں طے کیا گیا کہ اس سال اٹھائیسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس ٹنڈو آدم اپریل میں منعقد کی جائے گی، جس کی دن کی نشستیں جامعہ ندوۃ العلوم ختم نبوت کے ہال میں جبکہ رات کی نشست ایم اے جناح روڈ پر ہوگی۔ کانفرنس کی تیاریوں کے سلسلے میں کمیٹیاں تشکیل دے دی گئیں۔ مولانا راشد مدنی، مولانا محمد طاہر مکی مولانا عزیز الرحمن جالندھری مدظلہ کے مشورہ اور حکم سے ملک بھر کے علماء کرام، خطباء، قراء، نعت خواں حضرات سے اس کانفرنس میں خطاب کے لئے وقت لیں گے، جبکہ مولانا محمد طاہر مکی ضلع سانگھڑ میں اور مولانا محمد راشد مدنی سندھ بھر میں عوام میں دعوت کا سلسلہ چلائیں گے، امسال کانفرنس انشاء اللہ صوبائی سطح پر منعقد کی جائے گی۔

عظمت قرآن کانفرنس ضلع بدین

بدین (نامہ نگار) راجو خانانی ضلع بدین سندھ میں ۱۴/ جنوری ۲۰۱۰ء بمطابق ۲۷/ محرم الحرام بروز جمعرات بعد نماز عشاء، جمعیت علماء اسلام کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان عظمت قرآن کانفرنس کے عنوان سے شاندار پروگرام کا انعقاد ہوا، جس کی صدارت ضلع بدین کی مشہور سماجی، سیاسی و مذہبی شخصیت مولانا عبدالستار چاوڑہ نے کی۔ کانفرنس میں مولانا محمد عیسیٰ اور مولانا گل حسن کے علاوہ دیگر علماء کرام نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ مولانا عبداللطیف تونسوی نے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ و دفاع کے عنوان پر بیان کرتے ہوئے کہا کہ چور دو قسم کے ہوتے ہیں، ایک دنیاوی، دوسرے دینی۔ دنیا کے چور لوگوں کا مال و اسباب لوٹتے ہیں جبکہ دین کے چور لوگوں کا ایمان لوٹتے ہیں، جیسے دنیا کے چوروں سے آگاہ و ہوشیار رہتے ہو اسی طرح دین کے چوروں، ختم نبوت کے باغیوں، مرزائیوں اور قادیانیوں سے بھی آگاہ و ہوشیار رہنا ضروری ہے۔ حاضرین نے پوری دلچسپی سے گزارشات سماعت کیں۔ مولانا نے کہا کہ قادیانیوں، مرزائیوں اور ان کی مصنوعات خصوصاً شیزان کمپنی کی تمام مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کریں۔ اللہ تعالیٰ تاحیات عقیدۂ ختم نبوت سے وابستہ رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

مولانا محمد یوسف نقشبندی کا خانوزئی اور پشین کا تبلیغی دورہ

کوئٹہ .... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت صوبہ بلوچستان کے نگراں اور کوئٹہ کے مبلغ مولانا محمد یوسف نقشبندی نے خانوزئی اور پشین کا تبلیغی دورہ کیا۔ خانوزئی میں جماعت کے پرانے کارکن حاجی محمد اکبر اور ان کے فرزند مولانا محمد انور نے ان کو خانوزئی آمد پر خوش آمدید کہا۔ جامع مسجد داؤ کزئی خانوزئی میں خطاب کرتے ہوئے مولانا نے کہا کہ حضور علیہ السلام اللہ کے آخری نبی و رسول ہیں، آپؐ سے پہلے جو انبیاء کرام تشریف لائے تو ان میں سے کسی نے اپنے بارے میں یہ نہیں کہا کہ میں اللہ کا آخری نبی ہوں، لیکن ہمارے پیغمبر نے اپنے آخری نبی ہونے کا اعلان فرمایا۔ آپؐ کے بعد کسی کو بھی تاج نبوت نہیں پہنایا جائے گا، بہت سے لوگوں نے مختلف اغراض کی بنا پر جھوٹا دعویٰ نبوت کیا، متحدہ ہندوستان میں انگریز کے منحوس قدم آنے کے بعد انہوں نے مسلمانوں میں "لڑاؤ اور حکومت کرو" کی پالیسی کو اپنایا مسلمانوں میں جذبہ جہاد ختم کرنے کے لئے مرزا قادیانی کو کھڑا کیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے اوٹ پٹانگ دعوؤں کے ساتھ اپنے ظلی و بروزی نبی ہونے کا دعویٰ بھی کیا، سب سے پہلے علماء لدھیانہ نے مرزا غلام احمد قادیانی پر کفر کا فتویٰ جاری کیا۔ مولانا نقشبندی نے کلی لمران پشین کی جامع مسجد میں حضور علیہ السلام کی سیرت پاک پر سیر حاصل بیان کیا اور مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ قادیانیوں کی مصنوعات کا بائیکاٹ کریں۔ خانوزئی میں حاجی محمد اکبر کے کزن پروفیسر نذر محمد اور پشین میں مولانا محمد ہمایوں، حاجی سراج الدین آغا، کلی لمران میں مولانا محمد عالم، مولانا محمد انور اور بھائی محمد نبی سے مولانا محمد یوسف نقشبندی نے ملاقات کی اور جماعتی امور پر مشاورت کی۔

توجہ فرمائیں

فتنہ قادیانیت اور دیگر باطل فتنوں کی ارتدادی سرگرمیوں سے باخبر رہنے کے لئے ہفت روزہ "ختم نبوت" کا مطالعہ کیجئے، اس کے خریدار بنئے اور دیگر دوست واحباب کو بھی اس طرف توجہ دلائیں۔ ہفت روزہ "ختم نبوت" میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

زیر صدارت:
استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت مولانا
ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ العالی
نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

ختم نبوت زندہ باد

زیر سرپرستی:
شیخ المشائخ پیر طریقت حضرت مولانا
خواجہ خان محمد دامت برکاتہم
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

عظیم الشان

ختم نبوت کانفرنس

بتاریخ: ۱۴ مارچ ۲۰۱۰ء
بروز اتوار بعد نماز مغرب

بمقام:
محمد بن قاسم پارک سکھر

کانفرنس سے علما کرام، دانشور حضرات، سیاسی قائدین، مذہبی راہنما خطاب فرمائیں گے

اہل اسلام سے تحفظ ناموس رسالت اور جذبہ عشق محمدی سے سرشار ہونے کے لئے شرکت کی بھرپور اپیل کی جاتی ہے

☆عقیدۂ توحید، ☆عقیدۂ ختم نبوت، ☆رفع ونزول مسیح، ☆ظہورِ امام مہدی علیہ الرضوان

اور دیگر اہم موضوعات پر دلنشین بیانات ہوں گے

شعبہ نشر و اشاعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، سکھر

فون: 071-5625463
سیل: 0302-3623805

فرما گئے یہ ہادی لا نبی بعدی

زیر سرپرستی:
مخدوم العلماء شیخ الحدیث حضرت مولانا
ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر دامت برکاتہم
نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مہمان خصوصی
صاحبزادہ مولانا سید محمد سلیمان یوسف بنوری
رکن مرکزی مجلس شوریٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
نائب مہتمم جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

زیر صدارت:
حضرت مولانا
پیر طریقت سعید احمد جلال پوری مدظلہ العالی
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی

سیرۃ خاتم الانبیاء کانفرنس

تلاوت:
استاذ القراء حضرت مولانا
احسان اللہ نقشبندی
کراچی

خصوصی خطاب
شاہین ختم نبوت، مناظر اسلام
حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ
مرکزی راہنما عالمی مجلس تحفظ
ختم نبوت پاکستان

حضرت مولانا قاضی
احسان احمد مدظلہ
مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
کراچی

نظامت:
مولانا محمد اسحاق
نعت شریف:
حافظ عبدالقادر
کراچی

پہلا پروگرام	دوسرا پروگرام	تیسرا پروگرام	چوتھا پروگرام	پانچواں پروگرام
21 فروری 2010ء	22 فروری 2010ء	23 فروری 2010ء	24 فروری 2010ء	25 فروری 2010ء
بروز اتوار، بعد نماز عشاء	بروز پیر، بعد نماز عشاء	بروز منگل، بعد نماز عشاء	بروز بدھ، بعد نماز عشاء	بروز جمعرات بعد نماز عشاء
بمقام: جامع مسجد طیبہ	بمقام: جامع باب رحمت	بمقام: جامع مسجد مریم	بمقام: جامع مسجد گلشن جامی	بمقام: جامع مسجد المصطفیٰ
سیکٹر 3، میٹروول سائٹ کراچی	شادمان ٹاؤن نمبر 2	مفتی محمود اسٹریٹ منظور کالونی	ماڈل کالونی، کراچی	پاکستان مارکیٹ، اسٹیل ٹاؤن کراچی

شعبہ نشر و اشاعت: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، کراچی
فون: 021-32780337
فون: 021-34234476

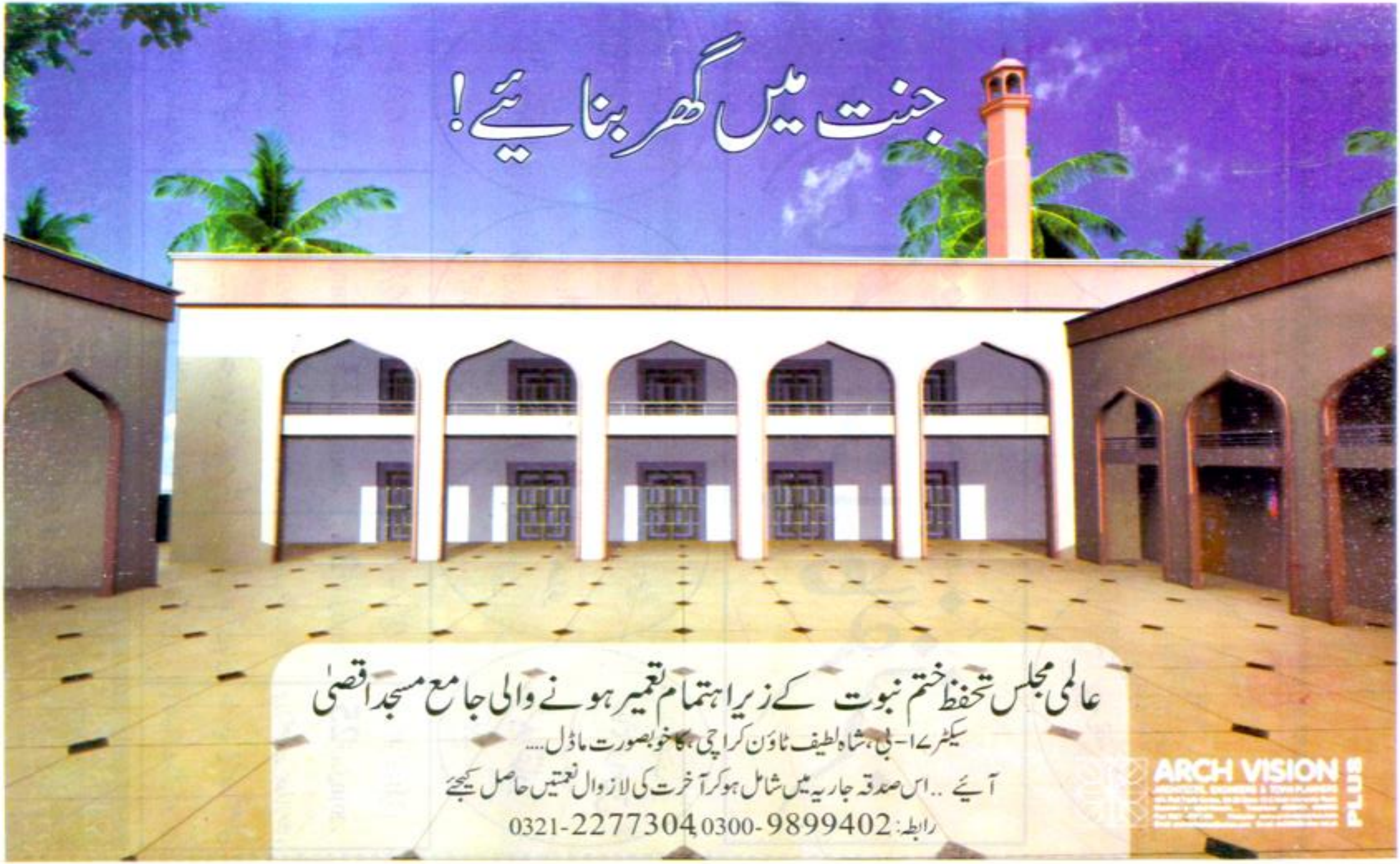
جنت میں گھر بنائیے!
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام تعمیر ہونے والی جامع مسجد اقصیٰ
سیکٹر ۱۷-بی، شاہ لطیف ٹاؤن کراچی، کا خوبصورت ماڈل....
آیئے ..اس صدقہ جاریہ میں شامل ہو کر آخرت کی لازوال نعمتیں حاصل کیجئے
رابطہ: 0300-9899402 0321-2277304
ARCH VISION
PLUS